Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد
58

ایڈیٹر
منیر احمد خادؔم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
36

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

12 ر رمضان 1429 ہجری، 3 ر تبوک 1388 ہش، 3 ر ستمبر 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

.... اِسلام کے ثمرات ....

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

اب ہم کسی قدر اس بات کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام کے ثمرات کیا ہیں، سو واضح ہو کہ جب کوئی اپنے مولیٰ کا سچا طالب کامل طور پر اسلام پر قائم ہو جائے اور نہ کسی تکلف اور بناوٹ سے بلکہ طبعی طور پر خدا تعالیٰ کی راہوں میں ہر ایک قوت اس کے کام میں لگ جائے تو آخری نتیجہ اُس کی اس حالت کا یہ ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کی ہدایت کی اعلیٰ تجلیات تمام حجب سے مبرا ہو کر اُسکی طرف رُخ کرتی ہیں۔ اور طرح طرح کی برکات اُس پر نازل ہوتی ہیں۔ اور وہ احکام اور وہ عقائد جو محض ایمان اور سماع کے طور پر قبول کئے گئے تھے۔ اب بذریعہ مکاشفاتِ صحیحہ اور الہاماتِ یقینیہ قطعیہ مشہود اور محسوس طور پر کھولے جاتے ہیں۔ اور مغلقات شرح اور دین کے اور اسرار سربستہ ملتِ حنیفیہ کے اس پر منکشف ہو جاتے ہیں اور ملکوت الٰہی کا اس کو سیر کرایا جاتا ہے تا وہ یقین اور معرفت میں مرتبہ کامل حاصل کرے اور اس کی زبان اور اس کے بیان اور تمام افعال اور اقوال اور حرکات وسکنات میں ایک برکت رکھی جاتی ہے اور ایک فوق العادت شجاعت اور استقامت اور ہمت اس کو عطا کی جاتی ہے اور شرح صدر کا ایک اعلیٰ مقام اس کو عنایت کیا جاتا ہے اور بشریت کے حجابوں کی تنگ دلی اور خست اور بخل اور بار بار کی لغزش اور تنگ چشمی اور غلامی شہوات اور رداءت اخلاق اور ہر ایک قسم کی نفسانی تاریکی بکلی اس سے دُور کر کے اُس کی جگہ ربانی اخلاق کا نور بھر دیا جاتا ہے۔ تب وہ بکلی مبدل ہو کر ایک نئی پیدائش کا پیرایہ پہن لیتا ہے اور خدائے تعالیٰ سے سنتا اور خدائے تعالیٰ سے دیکھتا اور خدائے تعالیٰ کے ساتھ حرکت کرتا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ٹھہرتا ہے اور اُس کا غضب خدائے تعالیٰ کا غضب اور اس کا رحم خدائے تعالیٰ کا رحم ہو جاتا ہے۔ اور اس درجہ میں اُس کی دُعائیں بطور اصطفاء کے منظور ہوتی ہیں نہ بطور ابتلاء کے اور وہ زمین پر حجت اللہ اور امان اللہ ہوتا ہے۔ اور آسمان پر اس کے وجود سے خوشی کی جاتی ہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ عطیہ جو اس کو عطا ہوتا ہے مکالمات الٰہیہ اور مخاطبات حضرت یزدانی ہیں جو بغیر شک اور شبہ اور کسی غبار کے چاند کے نور کی طرح اُس کے دل پر نازل ہوتے رہتے ہیں۔ اور ایک شدید الاثر لذت اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اور طمانیت اور تسلی اور سکینت بخشتے ہیں اور اس کلام اور الہام میں فرق یہ ہے کہ الہام کا چشمہ تو گویا ہر وقت مقرب لوگوں میں بہتا ہے۔ (باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

جماعت احمدیہ کے جید عالم ، مورخ احمدیت ، حوالوں کے بادشاہ

حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہؔد وفات پا گئے (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)

احباب جماعت کو بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم، متبحر عالم، محقق، دانشور اور مؤرخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخہ ۲۶ ر اگست ۲۰۰۹ء کو صبح ۳ بجے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر ۸۲ سال اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آپ نے ۶۳ سال سے زائد عرصہ جماعت احمدیہ کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کے والد کا نام محترم حافظ محمد عبداللہ صاحب تھا۔ آپ مورخہ ۳ ر مئی ۱۹۲۷ء کو اپنے آبائی قصبہ پنڈی بھٹیاں میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے چچا محترم میاں عبدالعظیم صاحب درویش مرحوم قادیان کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی تھی۔ آپ کے والد صاحب نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ کے موقع پر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھ پر شرفِ بیعت حاصل کیا اور اپنے والد میاں رحمت اللہ صاحب کی طرف سے شدید مصائب اور آلام کا سامنا کیا۔ لیکن آپ کوہِ وقار بن کر مومنانہ شان کے ساتھ احمدیت کی منادی بنکر زندگی کے آخری سانس تک سرگرمِ عمل رہے۔

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب ۱۹۳۵ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے ۱۹۴۴ء میں جامعہ احمدیہ میں تعلیم کا آغاز کیا۔ ۱۹۴۶ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور پنجاب یونیورسٹی میں تیسرے نمبر پر آئے۔ الفضل قادیان میں آپ کا پہلا مضمون ۱۶ مئی ۱۹۴۴ء کو، ریویو آف ریلیجنز قادیان میں اگست ۱۹۴۵ء میں اور فرقان میں اپریل ۱۹۴۷ء میں شائع ہوا۔ ۲۹ ر اکتوبر ۱۹۵۱ء کو جامعۃ المبشرین ربوہ کی طرف سے پہلی کامیاب ہونے والی شاہد کلاس میں آپ بھی شامل تھے۔ اس کلاس کی الوداعی تقریب میں حضرت مصلح موعودؓ نے شرکت فرمائی اور نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد مبارک اور نگرانی میں آپ نے ۱۹۵۲ء سے روزنامہ الفضل میں شذرات کے ایک صفحہ پر مشتمل کالم شروع کیا۔ جو ۱۹۵۳ء تک قبول عام کی سند کے ساتھ جاری رہا۔ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۵۳ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے محترم مولانا صاحب کو تاریخ احمدیت کی تدوین کی ذمہ داری سونپی اب تک ۲۰ جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ جن میں ۱۹۶۰ تک کے حالات شامل کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کی چالیس سے زائد تالیفات مختلف موضوعات پر چھپ چکی ہیں جن کے دیگر زبانوں میں تراجم بھی ہو چکے ہیں۔ قومی اسمبلی پاکستان میں ۱۹۷۴ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثالثؒ کی قیادت وسیادت میں جو نمائندہ وفد گیا تھا اس میں آپ کو شمولیت کی سعادت ملی۔ آپ نے بطور قاضی سلسلہ بھی خدمت کی۔ اب بھی مجلس افتاء اور ریسرچ سیل کے ممبر تھے۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر ۱۹۷۶ء سے لیکر ۱۹۸۳ء تک آپ کو تقاریر کرنے کا موقع ملا۔ ان مواقع پر کی گئیں آپ کی تمام تقاریر شائع شدہ ہیں۔ جلسہ سالانہ انگلستان ۱۹۸۵ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ذرّہ نوازی کی بدولت آپ کو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی نمائندگی کی توفیق ملی۔ جلسہ میں شرکت کے علاوہ حضور انور کے خصوصی ارشاد کے مطابق سویڈن، ناروے اور جرمنی کی جماعتوں کا دورہ بھی کیا۔ اور سوال وجواب کی مجالس کا کامیاب انعقاد بھی عمل میں آیا۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ترجمۃ القرآن میں خدمت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

۳ ر اپریل تا ۲۳ مئی ۱۹۹۰ء گوجرانوالہ سینٹرل جیل میں ۹ دیگر احمدی افراد کے ساتھ آپ اسیر راہِ مولیٰ بھی

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ہم جنس پرستی حرام اور ایک غیر فطری فعل ہے!

..................(۲)..................

گزشتہ گفتگو میں ہم جنس پرستی (Homosexuality) کی حرمت کا ذکر کر رہے تھے ہم نے بتایا تھا کہ دہلی ہائی کورٹ نے اس کے جواز کا فیصلہ دیا ہے اور اب صورت حال یہ ہے کہ بھارت میں ہم جنسی کے فحش میں مبتلا لوگ اس قانونی جواز کو استعمال کرنے کیلئے تیار ہیں یہ خوفناک وبا کہاں جاکے رکے گی اس کے متعلق کچھ کہا نہیں جاسکتا لیکن سر دست ہم مذاہب کے حوالہ سے اس کی حرمت اور گزشتہ قوموں میں اس کے نتیجہ میں نازل ہونے والے عذاب کا ذکر کر کے اس نہایت گھناؤنے اور بد عمل کے بدانجام کا ذکر کرتے ہیں۔

بائبل میں آج سے چار ہزار سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں ایک نبی حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر ملتا ہے کہ جن کی بعثت اس مقصد کیلئے بھی ہوئی تھی کہ وہ ہم جنسی جیسے گھناؤنے فعل سے جس کی عادت ان کی قوم کو پڑ گئی تھی اور جس کا وہ شدید نقصان اُٹھا رہے تھے باز رہنے کی تلقین کریں اور اس فعلِ بد کے بدانجام سے ان کو ڈرائیں چنانچہ مقدس بائبل کی پہلی کتاب پیدائش کے باب ۱۸ اور ۱۹ میں اس کا ذکر یوں موجود ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس تین فرشتے انسان کی شکل میں آئے آپؑ نے ان کی ضیافت کی۔انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی بشارت دی۔اور وہاں سے اُٹھ کر وہ فرشتے سدوم اور عمورہ بستیوں کی طرف جانے کا ارادہ کرنے لگے۔کیونکہ وہ قوم ہم جنس پرستی کے بد فعل میں مبتلا تھی۔اور ساری قوم اس قدر بد ہو چکی تھی کہ ان کے پچاس افراد میں سے پانچ بھی نیکی پر قائم نہیں رہے تھے۔بلکہ شدید قسم کی برائیوں اور گناہوں کا شکار تھے جس میں ہم جنسی کی بے حیائی بھی شامل تھی بائبل میں لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے اس قوم کیلئے اللہ سے سفارش کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ان کے پچاس افراد میں سے پانچ بھی نیک ہوں گے تو میں ان پر عذاب نازل نہیں کروں گا۔اس کے بعد وہ فرشتے حضرت لوطؑ کے پاس پہنچے۔حضرت لوط علیہ السلام نے انکا استقبال کیا اور ان کی ضیافت کی اور لکھا ہے کہ جب سدوم کے مردوں کو پتہ چلا کہ حضرت لوط علیہ السلام کے گھر میں باہر کے مہمان آئے ہوئے ہیں تو انہوں نے گھر کو گھیر لیا اور حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ ان مہمان مردوں کو ہمارے پاس لا کہ ہم ان سے صحبت کریں حضرت لوط نے ان کو بہت سمجھایا لیکن وہ نہ مانے وہ حضرت لوطؑ کے گھر کے دروازے توڑ کر حملہ آور ہوئے۔تب ان فرشتوں نے خدا کی تائید اور نصرت سے حضرت لوطؑ کی مدد کی۔اور لکھا ہے کہ ان حملہ آوروں کو اندھا کر دیا۔اور ان فرشتوں نے خدا کے عذاب کے ذریعہ اس قوم کو غرق کر دیا۔اللہ تعالیٰ نے سدوم اور عمورہ بستی پر گندھک اور آگ کی بارش برسائی اور ان کی زمین میں جو کچھ اُگا تھا سب کو نیست و نابود کر دیا۔لکھا ہے کہ حضرت لوطؑ اور ان کے اہل خانہ کے سب افراد اس آگ سے بچ گئے سوائے ان کی بیوی کے جو پیچھے رہنے والوں میں سے تھی اور لکھا ہے کہ وہ نمک کا کھمبا بن گئی۔اور حضرت ابراہیمؑ اگلی صبح سدوم اور عمورہ کے میدانوں میں پہنچے تو دیکھا کہ اس زمین پر دھواں اُٹھ رہا ہے۔

پھر مختلف وقتوں میں بائبل میں اس عذاب کو بطور مثال پیش کر کے اس سے ڈرایا گیا ہے گویا یہ عذاب ایک خوفناک عذاب تھا۔جسے آئندہ آنے والوں کیلئے بھی مثال کے طور پر پیش کیا جاتا رہا ہے۔

یرمیاہ کی کتاب میں لکھا ہے کہ خداوند نے سدوم اور عمورہ کو الٹ دیا اور وہ اپنے فعل پر پچھتایا نہیں۔

(یرمیاہ ۲۰۔۴۰)

اور پھر حزقی ایل کی کتاب میں لکھا ہے کہ یہ کام غرور اور روٹی کی سیری کی وجہ سے پیدا ہوا۔یعنی خوشحالی اور فراوانیٔ رزق کی وجہ سے وہ متکبر اور بے حیا ہو گئے (حزقی ایل ۱۶:۴۹) جس طرح آج بھی یورپ کے ملکوں کا یہی حال ہے۔نیا عہد نامہ جو عیسائیوں کی مقدس کتاب ہے (اگرچہ یہودی اس کو نہیں مانتے) میں ہوموسیکسوئلٹی کی حرمت اور اس کی سزا کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تو زنا نہ کرنا پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دل میں اُس کے ساتھ زنا کر چکا۔سو اگر تیری آنکھ تیری ٹھوکر کھانے کا باعث ہو اُسے نکال اور اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیری آنکھوں میں سے ایک کا نہ رہنا تیرے لئے اُس سے بہتر ہے کہ تیرا سارا بدن جہنم میں ڈالا جائے۔(متی باب ۵ آیت ۲۷ تا ۲۹)

گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ صرف زنا کی حرمت کا اعلان فرما رہے ہیں بلکہ یہ بھی فرما رہے ہیں کہ یہ بد حرکت بدنظری سے پیدا ہوتی ہے لہٰذا آپ اُس آنکھ کو بھی زنا کرنے والی بتاتے ہیں جو کسی پرائی عورت کی طرف دیکھے اور اسے نکال دینے کا حکم دیتے ہیں۔

اور رومیوں کی کتاب میں لکھا ہے کہ خدا کا غضب انسان کی بیدینی اور ناراستی پر بھڑکتا ہے اور بدلوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"اس واسطے خدا نے بھی ان کے دلوں کی خواہش پر انہیں ناپاکی میں چھوڑ دیا کہ اپنے بدنوں کو آپس میں بے حرمت کریں انہوں نے خدا کی سچائی کو جھوٹ سے بدل ڈالا اس سبب سے خدا نے ان کو گندی شہوتوں میں چھوڑ دیا کہ ان کی عورتوں نے بھی اپنی طبعی عادت کو اس سے جو طبیعت کے خلاف ہے بدل ڈالا یونہی مرد بھی عورتوں سے اپنے طبعی کام چھوڑ کر شہوت سے آپس میں ملے۔مرد نے مرد کے ساتھ روسیاہی کے کام کئے اور اپنی گمراہی کے لائق پھل اپنے میں پائے"۔ (رومیوں باب ۱ آیت ۲۴ تا ۲۸ اور ۳۲)

ہندوؤں کی مقدس کتب بھی Homosexuality کی مذمت کرتی ہیں اور اس کیلئے سزا تجویز کرتی ہیں چنانچہ یاگ ولکے سمرتی میں لکھا ہے۔

جو عورت سے جنسی تعلق نہ قائم کر کے کسی اور ڈھنگ سے جنسی تعلق قائم کرتا ہے یا کسی مرد سے ایسی حرکت کرتا ہے یا سنیاسنی کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرتا ہے اُسے چوبیس پن جرمانہ ہوتا ہے۔

(یاگ ولکے سمرتی صفحہ ۳۶۰ ناشر چوکھنما سنسکرت پرتشٹھان دہلی)

اسی طرح کی ہی ممانعت کا تذکرہ منوسمرتی باب گیارہ شلوک نمبر ۱۷۴ میں بھی ہے۔

قرآن مجید میں بھی حضرت لوط علیہ السلام کے زمانے کے اس گھناؤنے واقعہ کا ذکر کر کے اس وجہ سے پتھروں کے عذاب کا ذکر فرمایا گیا ہے لیکن قرآن مجید نے جہاں اس فعل بد کا ذکر کیا ہے وہیں اس کے بد ہونے کی حکمتوں کا بھی ساتھ ہی ذکر کیا ہے۔چنانچہ سورۃ العنکبوت میں اس کو "فحش" فعل قرار دیا ہے۔اور سورۃ الانبیاء میں اس کو "خبیث" فعل قرار دیا ہے سورۃ الشعراء میں اس کو غیر فطری فعل قرار دے کر فطری قانون کو توڑ کر حد سے تجاوز کرنا بتایا گیا ہے۔سورہ النمل میں اس کو جہالت سے تعبیر کیا گیا ہے اور سورۃ النمل میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ ایسا گھناؤنا فعل کرنے والوں کے پاس اس کے جواز کی کوئی دلیل نہیں ہے۔اور وہ دلیل کا جواب دلیل سے نہیں دے سکتے۔اور صرف یہی کہتے ہیں کہ اس فعل کے مخالفین بڑے پاکباز بنے پھرتے ہیں جس عذاب کو ہم پر لانا چاہتے ہو بے شک لے آؤ گویا تکبر میں حد درجہ آگے بڑھ جاتے ہیں۔اور سورۃ الحجر میں فرمایا ہے کہ ایسے لوگ پھر نشوں کا بھی سہارا لیتے ہیں اور اپنے اس فعل میں پڑے رہتے ہیں۔چنانچہ ذیل میں ہم قرآن مجید کی وہ آیات مع ترجمہ درج کرتے ہیں چنانچہ سورۃ العنکبوت میں اس کو فحش بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖۤ اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَۃَ مَا سَبَقَکُمْ بِھَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ (العنکبوت:۲۹) یعنی اور جب لوط نے اپنی قوم سے کہا کہ تم یقیناً بے حیائی کی طرف دوڑے آتے ہو تمام جہانوں میں کبھی کوئی اس میں تم پر سبقت نہ لے جاسکا

اور اس عمل کو خبیث قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔وَلُوْطًا اٰتَیْنٰہُ حُکْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْقَرْیَۃِ الَّتِیْ کَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ (الانبیاء:۷۵) اور لوط کو ہم نے حکمت اور علم عطا کئے اور ہم نے اسے ایسی بستی سے نجات بخشی جو خبیث اور پلید کام کرتی تھی۔

اور سورۃ الشعراء میں اس کو غیر فطری فعل قرار دیتے ہوئے لکھا ہے اَتَاْتُوْنَ الذُّکْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِیْنَ وَتَذَرُوْنَ مَاخَلَقَ لَکُمْ رَبُّکُمْ مِّنْ اَزْوَاجِکُمْ (الشعراء:۱۶۷۔۱۶۶)

کیا تم دنیا بھر میں مردوں ہی کے پاس آتے ہو اور اسے چھوڑ دیتے ہو جو تمہارے رب نے تمہارے لئے تمہارے ساتھی پیدا کئے۔

یعنی فطرتی عمل تو یہ ہے کہ مرد عورت کے پاس جائے اور عورت مرد کے پاس اور تم اس غیر فطری عمل میں مبتلا ہو۔لہٰذا فرمایا۔بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ (الشعراء:۱۶۷)

تم حد سے تجاوز کرنے والے لوگ ہو یعنی خدا کے قانون کو توڑنے والے ہو پھر سورۃ النمل میں فرمایا کہ یہ لوگ جاہل ہیں بے علم ہیں علم میں ترقی نہیں کر سکیں گے۔فرمایا اَئِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَھْوَۃً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْھَلُوْنَ (النّمل:۵۶) یعنی کیا تم شہوت منانے کیلئے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس جاتے ہو بلکہ تم ایک جاہل قوم ہو۔

پس قرآن مجید فرماتا ہے کہ اس فعل کی شروعات فحش اور اشاعت فحش سے ہی ہوتی ہے۔

چنانچہ ہمیں کہنے دیجئے کہ مرد و عورت کی بے پردگی اور بے محابا ایک دوسرے سے میل جول اور ایک دوسرے کی مرضی سے زنا جیسے قبیح فعل کو جائز قرار دینے کے نتیجہ سے ہی ہم جنسی کی بیماری پھیلی ہے کیونکہ ہم جنس جب عورتوں کے ساتھ اختلاط کے نتائج برداشت نہیں کر سکے اور نشوں میں رہنے کی وجہ سے اس ذمہ داری کا بوجھ برداشت نہیں کر سکے جو کہ مرد و عورت کے جنسی عمل کے نتیجہ میں ظاہر ہوتا ہے تو انہوں نے جنسی بھوک کو مٹانے کیلئے ایک غیر ذمہ دار اور سستا سہارا چن لیا۔پس جب تک دنیا اسلام کے ان سنہری اصولوں کی طرف نہیں لوٹتی جس میں مرد و عورت دونوں کو غَضِّ بصر کی تعلیم دی گئی ہے اور عورت کو غیر محرم کے آگے اپنی زینت کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے اور بغیر شادی کے جنسی عمل کی سزا تجویز کی گئی ہے۔تب تک اس فعل بد سے بچ نہیں سکتی۔اب تو وہ وقت بھی آ گیا ہے کہ ہم جنس پرستوں نے دنیا کو ہائی جیک کر کے اپنے اس فعل بد کو قانونی جواز بھی دلوا لیا ہے اور ان کی تعداد اب اس قدر بڑھ گئی ہے کہ یورپ کے ممالک میں کئی ذمہ دار حکام ہم جنس پرستوں کی تائید کر کے ان کے

بقیہ اداریہ صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جس کو انسان بجالا نہ سکے یا اُس کی طاقت اور قدرت سے بالا ہو۔ پس یہ انسان کی ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرے اور جب یہ کوشش ہوگی تبھی ایک مومن اللہ تعالیٰ کے اُن انعامات کو پانے والا ٹھہر سکتا ہے جس کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

تزکیہ نفس کے لئے یہ دعائیں انتہائی ضروری ہیں کیونکہ جب تزکیۂ نفس ہوگا تو لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کا صحیح ادراک بھی ہوگا۔

(سورۃ البقرۃ کی آخری آیت کی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے پُر معارف تشریح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 29 رمئی 2009ء بمطابق 29 رہجرت 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ ۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَااکْتَسَبَتْ۔رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا۔رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا۔رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَابِهٖ۔ وَاعْفُ عَنَّا۔ وَاغْفِرْلَنَا ۔وَارْحَمْنَا۔ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (البقرہ:287)

جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ ہے کہ اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ اُس کے لئے ہے جو اُس نے کمایا اور اس کا وبال بھی اُسی پر ہے جو اُس نے (بدی کا) اکتساب کیا۔ اے ہمارے ربّ! ہمارا مواخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے۔ اور اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر (ان کے گناہوں کے نتیجہ میں) تُو نے ڈالا۔ اور اے ہمارے ربّ ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ تُو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابلے پر نصرت عطا کر۔

اس آیت کے شروع میں ہی خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کہ اللہ تعالیٰ کسی جان پر اس کی صلاحیتوں اور اس کی استعدادوں سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ پس وسعت کا لفظ جب انسان کے لئے بولا جاتا ہے تو اس کی محدود صلاحیتوں اور استعدادوں کو سامنے رکھتے ہوئے بولا جاتا ہے۔ جیسا کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا سے ظاہر ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں گزشتہ خطبوں میں بتا چکا ہوں خدا تعالیٰ کے لئے وَاسِع کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یہ خدا کی صفت اور نام ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ صلاحیتوں کی اور استعدادوں کی کوئی قید نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جہاں جامع الصفات ہے اور تمام طاقتوں اور قدرتوں کا مالک ہے وہاں اس کی طاقتوں اور قدرتوں اور علم کی اتنی وسعت ہے جس کا کوئی کنارا نہیں۔ اس لئے اُن کے احاطہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

بہرحال اس آیت کے حوالے سے مَیں چند باتیں کہوں گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں ہیں کہ انسان کو مختلف حالات میں اس کی وسعت کے لحاظ سے، اس کی طاقتوں اور استعدادوں کے لحاظ سے مکلّف بنایا گیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جس کو انسان بجا نہ لا سکے یا اُس کی طاقت اور قدرت سے بالا ہو۔ پس یہ انسان کی ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرے اور جب یہ کوشش ہوگی تبھی ایک مومن اللہ تعالیٰ کے اُن انعامات کو پانے والا ٹھہر سکتا ہے جس کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

پس اسلام کی یہ خوبی ہے کہ وہ احکامات جو انسان کی طاقت اور استعدادوں کے مطابق ہیں، دے کر ہر ایک کو اپنے اعمال کے مطابق جزا سزا کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ اور خلاف عقل یہ نظریہ پیش نہیں کرتا کہ ایک معصوم نبی کو تورات کی تعلیم کے مطابق لعنتی موت مارا کہ قیامت تک آنے والے لوگ غلطیاں کرتے رہیں، گناہ کرتے رہیں، خدا تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہیں، تب بھی کوئی فکر کی بات نہیں ہے کیونکہ ایک معصوم نبی اور اللہ تعالیٰ کا فرستادہ اُن کے اِن گناہوں کے لئے لعنتی موت قبول کر چکا ہے۔ لیکن قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کا کیا فطرت کے مطابق اور حکیمانہ ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام ہر ایک کی کمزوریوں اور صلاحیتوں کے مطابق ہیں اور پھر یہ کہ انسان کا نیک اعمال بجالانا اور ان کو بجالانے کے لئے کوشش کرنا اسے تمام گناہوں سے کلیّۃً پاک نہیں کر دیتا۔ کیونکہ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ انسان کی رگوں میں شیطان خون کی طرح دوڑ رہا ہے۔ اس لئے کئی ایسے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں کہ انسان بعض غلطیاں اور گناہ غیر ارادی طور پر کر لے تو اُس کا کام ہے کہ استغفار کرتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش کرے اور نیکیوں کی طرف بڑھنے کی کوشش کرے۔ اُن اعمال کو بجالانے کی کوشش کرے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے ایک جدوجہد کرے تو خدا تعالیٰ جو وسیع تر رحمت والا ہے اور وسیع تر بخشش والا ہے اپنے بندے کی طرف بخشش اور رحم کی نظر سے متوجہ ہوتا ہے۔ پس یہ خوبصورت تعلیم ہے جو قرآن کریم نے ہمیں دی ہے۔ جس کے لئے کسی کفّارہ کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ اور یہ کس طرح اور کن کن باتوں پر حاوی ہوتا ہے۔ وہ کون کون سی حالتیں ہیں جہاں انسان اپنے اعمال کا مکلّف نہیں اور کہاں وہ قابل مواخذہ ہوگا۔

ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی وسعت علمی سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ گو یہاں یہ تو پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کی وسعت علمی سے زیادہ اس پر بوجھ نہیں ڈالتا۔ لیکن ساتھ ہی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ:115) اب یہ دعا جو آنحضرت ﷺ کو سکھائی گئی جن کو ایسا علم دیا گیا تھا جو قیامت تک کے علوم پر حاوی ہے اور جو قرآن کریم نازل ہو رہا تھا خدا تعالیٰ کے علم میں تھا کہ کیا کیا علم و عرفان کے خزانے آپؐ پر نازل ہونے ہیں۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآن کریم کے نازل ہونے کے بارہ میں جلدی سے کام نہ لو بلکہ یہ دعا کئے جا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ علم میں ترقی دیتا رہے تاکہ علم و عرفان کا جو سمندر اللہ تعالیٰ نے آپ کے سینے میں موجزن فرمایا تھا، اس میں وسعت پیدا ہوتی چلی جائے۔

اور جب قرآن کریم نازل ہوگیا تب بھی آپ ا کی یہ دعا تھی۔ تو آپ کے ماننے والوں کو اس دعا کی کس قدر ضرورت ہے اور اپنے علم کو وسعت دینے کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس کے لئے آپؐ نے اپنی اُمّت کو نصیحت بھی کی ہے کہ علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے تمہیں چین تک جانا پڑے۔ یعنی علم کے حصول کے لئے محنت کرو۔ اور اپنے علم میں اضافہ کی طرف تا زندگی توجہ دیتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی نفس کو وہ تکلیف میں نہیں ڈالتا۔ یعنی کسی شخص کو اُس وقت تک اس کا مکلّف نہیں کرتا، اس کی جواب دہی نہیں کرتا جب تک کسی معاملہ میں اس کی وسعت اور صلاحیت اور استعداد نہ پیدا ہو جائے لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ حقیقی مومن کو علم کے حصول کی بھی کوشش کرنی چاہئے اور یہ صلاحیتیں پیدا کرنی چاہئیں اور حتی الوسع اپنے علم کو بڑھانے کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے۔ پس ایک تو وہ علم ہے جو کہ انبیاء کو خدا تعالیٰ دیتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کو عطا فرمایا لیکن ساتھ ہی یہ دعا بھی سکھائی کہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ اور دوسرے وہ علم ہے جو روحانی اور دنیاوی دونوں طرح کا ہے جس کے لئے ایک مومن کو محنت کرنی چاہئے اور ساتھ ہی دعا بھی کرنی چاہئے۔ اگر علم کے حصول کے لئے محنت کی ضرورت نہیں تھی تو پھر آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا بے معنی ہے کہ علم حاصل کرو خواہ صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں اور اس کے لئے سفر کرنے پڑیں۔ لیکن علم کے حصول کے لئے صلاحیتیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتیں۔ اس لئے دعا بھی سکھائی کہ صرف اپنے پر بھروسہ نہ کرو بلکہ علم کے حصول کے لئے دعاؤں سے بھی خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرو اور پھر جب یہ کوشش ہوگی تو ہر ایک اپنی اپنی استعدادوں اور وسائل کے لحاظ سے علم حاصل کرے گا۔ دماغی صلاحیتیں بھی خدا تعالیٰ نے ہر ایک کی مختلف رکھی ہیں۔ بچپن کی تربیت، اٹھان اور معاشرے کا بھی انسان پر اثر ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے بھی درجے مقرر فرمائے ہیں۔ ہر ایک اپنی اپنی استعداد کے لحاظ سے علم حاصل کرے اور اس کے لئے کوشش کرے تو تب ہی تمہارے اندر وسعت پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے درجے مقرر فرما دیئے ہیں۔ یہ نہیں کہ کم ذہنی صلاحیتوں جو علم کی کمی کی وجہ سے یا قدرتی طور پر کسی میں ہیں یا ماحول کے اثر کی وجہ سے علم میں کمی ہے۔ اُسے بھی اسی طرح مکلّف کرے جتنا اعلیٰ ذہنی اور علمی صلاحیتوں والے کو اور جسے دینی اور دنیاوی علم حاصل کرنے کے تمام تر مواقع میسر آئے ہوں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی وسعت علمی کی وجہ سے تمام حالات کو جانتا ہے۔ اس لئے جب وہ کسی کو مکلّف کرتا ہے تو وہ ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر کرتا ہے جو کسی بھی انسان کے بارہ میں اس کے علم میں ہیں۔ اگر انسان اپنی صلاحیتوں کو جو خداداد ہیں اُس علم کے حصول کے لئے استعمال میں نہیں لاتا جس کے حاصل کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا تھا تو ایسا شخص پھر جوابدہ ہے۔ یہاں لَایُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا کا مطلب یہی ہے کہ اپنے نفس کو تم نے اس طرح استعمال نہیں کیا جو اس کا حق بنتا تھا اور ایک مسلمان کہلانے والے کے لئے سب سے بڑھ کر دینی علم میں ترقی ہے جس کی اس کو کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''طالب حق کو ایک مقام پر پہنچ کر ہرگز ٹھہرنا نہیں چاہئے۔ ورنہ شیطانِ لعین اَور طرف لگادے گا اور جیسے بند پانی میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح اگر مومن اپنی ترقیات کے لئے سعی نہ کرے تو وہ گر جاتا ہے۔ پس سعادت مند کا فرض ہے کہ وہ طلبِ دین میں لگا رہے۔ ہمارے نبی کریم اسے بڑھ کر کوئی انسان کامل دنیا میں نہیں گزرا۔ لیکن آپؐ کو بھی رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کی دعا تعلیم ہوئی تھی۔ پھر اَور کون ہے جو اپنی معرفت اور علم پر کامل بھروسہ کر کے ٹھہر جاوے اور آئندہ ترقی کی ضرورت نہ سمجھے''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 141-142 مطبوعہ ربوہ)

پس یہاں لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا سے مطلب ہے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ علم کے حصول کی کوشش کرو۔ اگر تم یہ کوشش کرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے رہو گے۔ کیونکہ وسعت علمی کی وجہ سے یعنی اُس علم کی وجہ سے جو خدا تعالیٰ کی پہچان کی طرف مائل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کا ادراک بڑھتا ہے اور اس ادراک کی وجہ سے ایک انسان اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر:29) کہ یقیناً حقیقت یہی ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علماء اس سے ڈرتے ہیں۔ پس علم میں اضافہ دل میں خشیت پیدا کرتا ہے۔ یہاں اُن علماء کا ذکر نہیں ہو رہا جو نام نہاد اور سطحی علماء ہیں۔ سطحی علم حاصل کر کے اپنے علم سے دوسروں کو مرعوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ وہ لوگ جو جوں جوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے علم میں اضافہ ہوتا دیکھتے ہیں توں توں وسعت علمی اور خدا کی ذات کا ادراک انہیں ہوتا جاتا ہے اور ''جس طرف دیکھیں وہی راہ ہے تیرے دیدار کا'' کا حقیقی مفہوم انہیں سمجھ آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ناکہ ؎

جس طرف دیکھیں وہی راہ ہے تیرے دیدار کا (سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 52)

یہ حقیقی مفہوم ہے جو ایک عالم کو سمجھ آتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے اور تب پتہ چلتا ہے کہ علمی لحاظ سے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کا حقیقی مطلب کیا ہے۔

دوسری بات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اقتباس سے مَیں نے اخذ کی، جو آپ نے بیان فرمائی کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کہہ کر اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر واضح فرما دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ''وہی عقیدے پیش کرتا ہے جن کا سمجھنا انسان کی حد استعداد میں داخل ہے تا اس کے حکم تکلیف مالا یطاق میں داخل نہ ہوں''۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ سورۃ البقرۃ آیت 287۔ جلد اول صفحہ 775) یعنی طاقت سے بڑھ کر نہ ہوں۔ اس آیت سے پہلی آیت میں خدا تعالیٰ نے مومنوں کے بارے میں یہ بھی فرمایا، ایمان کی حالت کے بارے میں، عقیدہ کے بارہ میں کہ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ (البقرہ:286) یعنی اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اس کے فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں، اس کی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں، اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ایک دوسری جگہ فرمایا کہ یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔

اس بارہ میں ایک حدیث بھی ہے جو حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اس نے آ کے مختلف سوال کئے اور آنحضرت ا کے ساتھ آیا اور گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا اور پھر سوال کئے اور عرض کیا کہ اے محمد ا ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ ا نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور یوم آخرت کو مانے اور خیر اور شر کی تقدیر پر یقین رکھے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان والاسلام والاحسان...... حدیث نمبر 8)

اب یہ باتیں ایسی ہیں کہ جن کے ماننے میں کوئی تکلیف مالا یطاق نہیں۔ اگر فطرت نیک ہو، اللہ تعالیٰ کی تلاش ہو تو کائنات کیا زمین پر ہی اللہ تعالیٰ کی پیدائش کے مختلف نظارے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین پیدا کرتے ہیں۔ اور پھر اس کارخانہ قدرت کو دیکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے رستے پر چلتے ہوئے ملائکۃ اللہ پر انسان غور کرتا ہے۔ تمام نظام کائنات کو دیکھتا ہے اور غور کرتا ہے تو فرشتوں کی حقیقت بھی اپنی اپنی ذہنی اور علمی استعداد کے مطابق ہر انسان پر کھلتی چلی جاتی ہے۔ پھر خدا کے انبیاء پر جو کتابیں اتریں ان پر مُہر جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں قرآن کریم نے ثبت کی۔ اُن کی غلطیوں اور خامیوں اور تحریفوں کی نشاندہی کی۔ ان کی بعض تعلیمات کی تصدیق کی اور بعض کی تردید کی۔ قرآن کریم کی تصدیق اور اس کی حفاظت کا اعلان کر کے اور آج تک یہ ثابت کر کے کہ اس میں کوئی تحریف اور تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے اس پر ایمان میں پختگی پیدا کرنے کا اعلان فرمایا۔ اور جو تعلیم قرآن کریم میں دی، اس کے متعلق یہ اعلان فرما دیا کہ اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر عمل انسانی استعداد سے بالا ہو۔ کیونکہ آنحضرت ا کے زمانہ سے لے کر آج تک کروڑہا مسلمانوں نے اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اس پر عمل کر کے دکھایا۔

پھر رسولوں پر ایمان ہے۔ اگر رسولوں کا انکار کیا گیا، تو ان قوموں کی بدقسمتی تھی لیکن اُن کی تعلیم اور اُن کے دعوے کبھی ایسے نہیں ہوئے جو کسی انسان کو تکلیف میں ڈالیں۔ ہر نبی نے یہی کہا کہ مَیں اس طرح پر تمہیں خدا سے ملانے اور تمہارے فائدے کی تعلیم دینے کے لئے آیا ہوں، اور اس کے لئے مَیں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر خدا کے پاس ہے۔ میرا مقصد تمہیں تکلیف پہنچانا نہیں بلکہ تمہاری بھلائی ہے اور اس لئے کہ تم یوم آخرت پر یقین کرو اور جزا سزا کی تقدیر پر ایمان لاتے ہوئے خدا تعالیٰ کی جناب سے نیک اعمال کر کے جزا حاصل کرو۔ اس کی رضا کی جنتوں میں جاؤ۔ اور نیک جزا میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کس حد تک ہے؟ فرمایا کہ کسی بھی گناہ کا بدلہ اسی قدر ہے جتنا گناہ ہے اور نیکی کا بدلہ دس گنا اور اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ فرماتا چلا جاتا ہے۔

پس خدا تعالیٰ جو تعلیم بھی انبیاء کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے ان کی استعدادوں کے مطابق ہے۔ اگر پہلی قوموں کی ذہنی صلاحیتیں کم تھیں تو ان کے سامنے ان کی تعلیم بھی اس کے مطابق رکھی۔ اسی حوالے سے جو مَیں نے بتایا کہ جبریل آئے تھے تو اسی مجلس میں جہاں ایمان کا ذکر ہوا، فرشتے نے ارکان اسلام کا بھی ذکر کیا اور پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کلمہ طیبہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ پھر نماز کے بارہ میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا نماز ہے۔ پھر روزہ ہے، پھر زکوٰۃ ہے، پھر حج ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان والاسلام والاحسان...... حدیث نمبر 8)

یہ نماز جو عبادت ہے، روزہ جو عبادت ہے، اس کے لئے بھی کسی کو مکلّف نہیں کیا۔ بلکہ اگر کوئی بیمار ہے تو اس کو بیٹھ کر یا لیٹ کر بھی نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ اگر سفر میں ہے تو جمع کرنے اور قصر کرنے کی اجازت ہے۔ اور اسی طرح روزہ ہے سفر میں نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ بیماری میں نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ زکوٰۃ ہے وہ صرف اُسی پر فرض ہے جو صاحب نصاب ہے۔ حج ہے تو اُسی پر فرض ہے جو رستے کے وسائل بھی رکھتا ہو اور امن بھی ہو صحت بھی ہو تو اس کا حکم ہے۔ ساری چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے فرمائیں وہ انسان کی طاقت کے اندر رہتے ہوئے اس کے لئے فرض ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہر طبقہ نے ان باتوں پر عمل بھی کر کے دکھایا۔ قطع نظر اُن کے جو مسلمان عمل نہیں کرتے کروڑہا مسلمان ایسے گزرے ہیں جو اس پر عمل کرتے ہیں، عمل کر کے دکھا رہے ہیں۔

اس حوالے سے تیسری بات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آنحضرت ا کا عمل اور نمونہ تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (سورۃ الاحزاب:22) یقیناً تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول میں اُسوہ حسنہ ہے۔ فرمایا کہ ''ہمیں حکم ہے کہ تمام احکام میں، اخلاق میں، عبادات میں آنحضرت ا کی پیروی کریں۔ پس اگر ہماری فطرت کو وہ قوتیں نہ دی جاتیں جو آنحضرت ا کے تمام کمالات کو ظلّی طور پر حاصل کر

سکتیں تو یہ حکم ہمیں ہرگز نہ ہوتا کہ اس بزرگ نبی کی پیروی کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فوق الطاقت کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 156)

پس یہاں یہ فرمایا کہ تم اس نبی کی پیروی کرو۔ جس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لفظ سے کی کہ ''ظلّی طور پر'' یعنی وہ معیار جو تم حاصل نہیں کر سکتے لیکن اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق ان پر عمل کرنے اور ان کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے اس کے لئے کوشش کرو اور یہ ہر مومن پر فرض ہے۔ کیونکہ یہ صلاحیت ایک مومن میں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے کہ ان نیکیوں کو بجالائے جن کا اُسوہ آنحضرت ا نے قائم فرمایا ہے۔ صرف یہ کہنا کہ کیونکہ وہ معیار مَیں حاصل نہیں کرسکتا، اس لئے کوشش کی بھی ضرورت نہیں ہے، یہ بات ایک مومن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض سے آزاد نہیں کر دیتی اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ اُمّت میں کروڑوں لوگوں نے یہ نمونے قائم کرنے کی کوشش کی ہے اور کر کے دکھایا ہے کہ ایک عام مومن بھی اس اسوہ حسنہ کو جو رسول کریم ا نے قائم فرمایا اپنی استعدادوں کے مطابق قائم کرسکتا ہے، بجالاسکتا ہے، اس پر عمل کرسکتا ہے۔

پھر چوتھی بات اس حوالہ سے یہ ہے کہ گو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ا کو تمام انسانیت کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور جو تعلیم وہ لائے اسے قبول کرنے کا ہر ایک کو حکم ہے اور جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس رسول ا پر ایمان لانا ہی نجات کا بھی باعث ہے۔ لیکن اگر کسی پر اتمام حجت نہیں ہوا تو اللہ تعالیٰ کیونکہ کسی کو اس کی طاقت سے بڑھ کر کسی بات کا مکلّف نہیں بناتا اس لئے وہ شخص جس پر اتمام حجت نہیں ہوا۔

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ ''جس پر خدا تعالیٰ کے نزدیک .... اتمام حجت ہو چکا ہے وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا اور جس پر خدا تعالیٰ کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا اور وہ مکذب اور منکر ہے تو گو شریعت نے (جس کی بنا ظاہر پر ہے) اس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے اور ہم بھی اس کو باتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔ ہاں ہم اس بات کے مجاز نہیں ہیں کہ ہم اس کی نسبت نجات کا حکم دیں۔ اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ہمیں اس میں دخل نہیں''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ سورۃ البقرۃ آیت 287۔ جلد اول صفحہ 775)

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ ان الفاظ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ علم محض خدا تعالیٰ کو ہے کہ اس کے نزدیک باوجود دلائل عقلیہ، نقلیہ اور عمدہ تعلیم اور آسمانی نشانوں کے کس پر ابھی تک اتمام حجت نہیں ہوا۔ ہمیں کسی کے باطن کا علم نہیں ہے اور چونکہ ہر ایک پہلو کے دلائل پیش کرنے اور نشانوں کے دکھلانے سے خدا تعالیٰ کے ہر رسول کا یہی ارادہ رہا ہے کہ وہ اپنی حجت لوگوں پر پوری کرے اور اس بارہ میں خدا بھی اس کا موید رہا ہے اس لئے جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مجھ پر حجت پوری نہیں ہوئی وہ اپنے انکار کا آپ ذمہ وار ہے اور اس بات کا بار ثبوت اس کی گردن پر ہے اور وہی اس بات کا جوابدہ ہوگا کہ باوجود دلائل عقلیہ و نقلیہ اور عمدہ تعلیم اور آسمانی نشانوں اور ہر قسم کی راہنمائی کے، کیوں اس پر حجت پوری نہیں ہوئی۔ پس گو بغیر اتمام حجت کے خدا تعالیٰ نے کسی کو مکلّف نہیں بنایا لیکن مخالفین اسلام اور احمدیت کو یہ بھی سوچنے کی ضرورت ہے کہ کہیں ان کے نفس کے دھوکے انہیں یہ بات کہنے پر مجبور تو نہیں کر رہے کہ ہم پر کوئی اتمام حجت نہیں ہوئی۔ دنیا میں ہر طرف فساد اور آفات، وہ نشانات تو نہیں ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اتمام حجت کے طور پر ہیں۔ جبکہ زمانہ کے امام کا دعویٰ بھی موجود ہے۔

پھر پانچویں بات اس ضمن میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خلاف عقل باتوں کو ماننے پر کسی کو مجبور نہیں کرتا اور اس وجہ سے اسے مکلّف نہیں ٹھہراتا کہ کیوں یہ باتیں نہیں مانیں۔ قرآن کریم میں بے شمار جگہ حکیم کا لفظ آیا ہے۔ ہر بات جو ہے حکمت سے پُر ہے۔ اس کی حکمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس کو بجالانے کا حکم دیتا ہے۔ جو بھی حکم اتارا ہے تمام تر حکمتوں کے بیان سے اتارا ہے۔ بلکہ آنحضرت ا کو جب مبعوث فرمایا اور جن کاموں کو آپ کے لئے خاص کیا ان میں حکمت پھیلانا بھی ایک کام تھا۔ بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو آئندہ آنے والے کے مقام کے بارہ میں دعا سکھائی گئی اُس میں بھی حکمت کو خاص طور پر پیش نظر رکھا گیا۔ حکمت کیا ہے؟ عدل وانصاف کو جاری کرنا ہے۔ اس کا مطلب علم کو کامل کرنا ہے۔ اس کا مطلب ہر بات کی دلیل پیش کرنا ہے یعنی جب کوئی حکم دیا تو اس کے کرنے یا نہ کرنے کی وجوہات بتائیں اور یہی عقل کا تقاضا ہے۔ مثلاً شراب اور جوئے سے اگر روکا ہے تو روکنے کے حکم کے ساتھ فرمایا کہ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ۔ قُلْ فِیْهِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ۔ وَاِثْمُهُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا (البقرۃ: 220) کہ وہ تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ ان کاموں میں بڑا گناہ ہے اور نقصان ہے اور اس میں لوگوں کے لئے بعض منفعتیں بھی ہیں اور ان کا گناہ اور نقصان ان کے نفع سے بہت بڑا ہے۔

اب شراب پینے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ جہاں وہ انسان کو نشہ کی حالت میں لا کر عبادتوں سے روکتا ہے وہاں معاشرے کے امن کو بھی خراب کرتا ہے۔ اور پھر یہ بھی اب ثابت شدہ حقیقت ہے کہ شراب پینے والے کے جب وہ شراب کا ایک جام چڑھاتا ہے تو دماغ کے ہزاروں خلیے متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے شراب پینے سے اس دلیل کے ساتھ منع کیا گیا ہے اور یہی حال جُوا کھیلنے والوں کا ہے۔ جُوا کھیلنے والا اتنا زیادہ ایڈکٹ (adict) ہو جاتا ہے کہ عبادت سے محروم ہو جاتا ہے اور کسی چیز کی ہوش ہی نہیں رہتی۔ ناجائز ذرائع سے پیسہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وقت کا ضیاع کرتا ہے۔ گھریلو ذمہ داریوں سے پہلو تہی کرتا ہے۔ عقل کے استعمال کی بجائے شراب اور جوئے کی برائیوں میں پڑے ہوئے جو لوگ ہیں وہ جوش اور غصّہ دکھانے والے زیادہ ہوتے ہیں۔ لیکن الکحل جو ہے اگر بالکل معمولی مقدار میں انسانی فائدے کے لئے دوائیوں میں استعمال کیا جائے، انسانی جان بچانے کے لئے دوائیوں میں استعمال کیا جائے تو وہاں یہ کی بھی جاتی ہے۔ ہومیو پیتھی دوائیوں میں بھی استعمال ہوتی ہے اور دوسری دوائیوں میں بھی۔ اتنی معمولی مقدار ہے کہ اس میں نشہ نہیں ہوتا۔ لیکن خالص شراب جو ہے وہ پینے والے چاہیں تھوڑی پئیں وہ اپنا نقصان کر رہے ہوتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ عادت بڑھتی چلی جاتی ہے اور تھوڑی پینے کی جو عادت ہے وہ زیادتی میں بدلتی چلی جاتی ہے۔ اس لئے تھوڑی پینے کی بھی ممانعت ہے۔

اسی طرح اگر اسلام میں روزہ کا حکم ہے تو اس کی حکمت بھی بیان کی گئی ہے اگر انسان سوچے تو نماز یا روزہ کا جو حکم ہے، خدا تعالیٰ کے جو یہ احکامات ہیں یہ انسانی فائدے کے لئے ہیں۔ عبادت کے علاوہ اس کی صحت اور اس میں ڈسپلن پیدا کرنے کے لئے ہیں۔ جن کے نہ کرنے کا حکم ہے وہ بھی فائدے کی چیزیں ہیں۔ جن کے کرنے کا حکم ہے وہ بھی بڑی حکمت لئے ہوئے ہیں اور انسان کی بقا کے لئے ضروری ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کے ہر حکم میں حکمت ہے اور بغیر حکمت بیان کئے اللہ تعالیٰ کسی کو یہ نہیں کہتا کہ تم اس کام کو کرو یا نہ کرو۔

چھٹی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو ''قویٰ کی برداشت اور حوصلہ سے بڑھ کر کسی قسم کی شرعی تکلیف نہیں اٹھوائی''۔ مثلاً فرمایا کہ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ۔ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ۔ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (البقرۃ: 174) کہ اُس نے تم پر صرف مردار، خون، سؤر کے گوشت کو اور ان چیزوں کو جن کو اللہ کے سوا کسی اور سے نامزد کر دیا گیا ہو، حرام کیا ہے۔ مگر جو شخص ان اشیاء کے استعمال پر مجبور ہو جائے اور نہ تو وہ بغاوت کرنے والا ہو اور نہ حدود سے آگے نکلنے والا ہو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اب یہ حکم ہے جو عقل کے مطابق ہے۔ حکمت لئے ہوئے ہے۔ اور انسانی قویٰ کی برداشت کے لحاظ سے بھی انتہائی اعلیٰ درجہ کا ہے کہ اگر جان کا خطرہ ہے تو ان حرام چیزوں کا استعمال کر تو سکتے ہو مگر صرف جسم کی بقا کے لئے، صرف سانس کا رشتہ قائم رکھنے کے لئے۔ لیکن کوشش کرو کہ حتی الوسع ان سے بچو اور جہاں تک ہو سکے حرام اور حلال کے فرق کو قائم رکھو۔

پھر ساتویں بات یہ یاد رکھنے والی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام انسانی طاقت کے اندر ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''اس آیت سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام ایسے نہیں جن کی بجاآوری کوئی کر ہی نہ سکے اور نہ شرائع اور احکام خدا تعالیٰ نے دنیا میں اس لئے نازل کئے کہ اپنی بڑی فصاحت و بلاغت اور ایجادی قانونی طاقت اور چیستان طرازی کا فخر انسان پر ظاہر کرے''۔ یعنی یہ بتائے کہ میرے میں سب طاقتیں ہیں اور کوئی اس قسم کا معمہ پیش کرے جس کو کوئی حل نہ کر سکتا ہو اور پھر بڑے فخر سے کہے کہ دیکھو میری بات تم سمجھ نہیں سکے۔ یہ نہیں ہے۔ فرمایا کہ ''نہ شرائع اور احکام خدا تعالیٰ نے دنیا میں اس لئے نازل کئے کہ اپنی بڑی فصاحت و بلاغت اور ایجادی قانونی طاقت اور چیستان طرازی کا فخر انسان پر ظاہر کرے۔'' اور یوں پہلے سے ہی اپنی جگہ ٹھان رکھا تھا کہ کہاں بیہودہ ضعیف انسان؟ اور کہاں کا ان حکموں پر عملدرآمد؟'' تو اللہ تعالیٰ نے کسی مشکل میں ڈالنے کے لئے حکم نہیں دیئے تھے کہ کس طرح مَیں اپنے بندوں کو آزماؤں کہ یہ بیہودہ انسان اور کمزور انسان کس طرح میرے حکم پر عمل کرسکتا ہے۔ فرمایا کہ ''خدا تعالیٰ اس سے برتر اور پاک ہے کہ ایسا لغو فعل کرے''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام (سورۃ البقرۃ آیت 287) جلد اول صفحہ 776)

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

مضامین اور رپورٹیں بھجوانے کے لئے اس ای میل پر رابطہ کریں

badrqadian@rediffmail.com

پھر آٹھویں بات جو ہے اس تعلق میں یہ ہے کہ جو شرائط احکام کی بجا آوری کے لئے خدا تعالیٰ نے لگائی ہیں وہ ہر ایک کی ذہنی، جسمانی، علمی، معاشی، روحانی وسعت کے لحاظ سے ہیں اور ہر ایک اپنے اپنے مرتبہ علمی اور عقلی اور جسمانی اور معاشی اور روحانی کے لحاظ سے احکام بجالانے کا پابند اور قابل مواخذہ ہے۔ لیکن جو فرائض اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں انہیں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق بجالانا بہرحال ہر مومن پر فرض ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک دیہاتی شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام کے بارہ میں پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا۔ اس پر اس نے پوچھا کہ اس کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، ہاں اگر نفل پڑھنا چاہو تو پڑھ سکتے ہو۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا ایک ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔ اس نے پوچھا اس کے علاوہ بھی روزے فرض ہیں آپ نے فرمایا نہیں۔ ہاں نفلی روزے رکھنا چاہو تو رکھ سکتے ہو۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ نے زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا۔ اس نے اس پر عرض کیا کہ اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ ہاں ثواب کی خاطر تم نفلی صدقہ دینا چاہو تو دے سکتے ہو۔ اس پر وہ شخص یہ کہتے ہوئے چلا گیا کہ خدا کی قسم نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم۔ تو آپ ﷺ نے وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کو فرمایا کہ اگر یہ سچ کہتا ہے تو اسے کامیاب و کامران سمجھو"۔

(مؤطا امام مالکؒ باب جامع الترغیب فی الصلاۃ)

تو ہر ایک کی جو جو استعدادیں ہیں اس کے مطابق وہ عمل کرتا ہے۔ آپ کچھ نوافل کی تلقین بھی فرمایا کرتے تھے۔

پھر نویں بات یہ کہ قرآن کریم کے تمام احکامات قابل عمل ہیں۔ اس کا اَور رنگ میں مختصر ذکر پہلے بھی آچکا ہے۔ کوئی بھی ایسا حکم نہیں جو انسان پر بوجھ ہو۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے اُسوہ پر عمل کرنے کے ضمن میں مَیں نے بتایا کہ حقیقی مومن اُن پر چلتا ہے اور چلنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے اخلاق اور زندگی قرآن کریم کے احکامات کی عملی تصویر ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل مسند عائشہؓ جلد نمبر 8 صفحہ 305 حدیث نمبر 25816 مطبوعہ بیروت ایڈیشن 1998ء)

پس اپنی اپنی حیثیت اور استعدادوں کے مطابق ہر ایک کو ان پر عمل کرنے کا حکم ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا دعویٰ ہے کہ کیونکہ وہ کسی مومن کو بھی بلاوجہ تکلیف میں نہیں ڈالتا اس لئے جو بھی احکامات ہیں ہر انسان کی عمل کرنے کی طاقت کے اندر ہیں۔

پھر دسویں بات یہ کہ اللہ تعالیٰ سچی خوابیں بھی ہر انسان کو اس لئے دکھاتا ہے تا کہ اُسے انبیاء کی وحی و الہام کا کچھ حد تک ادراک ہو سکے۔ اگر کبھی سچی خواب ہی نہ آئی ہو تو وہ انبیاء کے دعوے کو بھی محض جھوٹ سمجھے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

" جو نبی آتا ہے اس کی نبوت اور وحی والہام کے سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کی فطرت میں ایک ودیعت رکھی ہوئی ہے اور وہ ودیعت خواب ہے۔ اگر کسی کو کوئی خواب سچی کبھی نہ آئی ہو تو وہ کیونکر مان سکتا ہے کہ الہام اور وحی بھی کوئی چیز ہے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کی یہ صفت ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَھَا اس لئے مادہ اُس نے سب میں رکھ دیا ہے"۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ سورۃ البقرۃ آیت 287۔ جلد اول صفحہ 776) چوروں، ڈاکوؤں، زانیوں کو بھی سچی خوابیں آتی ہیں۔

گیارہویں بات یہ کہ بچپن کا زمانہ اور جوانی میں قدم رکھنے سے پہلے کا زمانہ بے خبری کا زمانہ ہے۔ اسی طرح جو کم عقل ہیں یا ذہنی معذور ہیں، ان کا احکامات پر عمل نہ کرنا یا اُس طرح پابندی نہ کرنا قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ " ابتدائی زمانہ تو بے خبری اور غفلت کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ نہ کرے گا جیسا کہ خود اس نے فرمایا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَھَا"۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ سورۃ البقرۃ آیت 287۔ جلد اول صفحہ 777)

بارہویں بات یہ کہ اگر جوانی اور پوری ہوشیاری اور عقل اور تمام قویٰ کی صحت کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ ہو تو پھر یہ بات قابل مواخذہ ٹھہرے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ: " ایک ہی زمانہ ہے.......... یعنی شباب کا" زمانہ۔ جوانی کا زمانہ،" جب انسان کوئی کام کر سکتا ہے کیونکہ اس وقت قویٰ میں نشوونما ہوتا ہے اور طاقتیں آتی ہیں لیکن یہی زمانہ ہے جبکہ نفس امارہ ساتھ ہوتا ہے اور وہ اس پر مختلف رنگوں میں حملے کرتا ہے اور اپنے زیر اثر رکھنا چاہتا ہے۔ یہی زمانہ ہے جو مواخذہ کا زمانہ ہے اور خاتمہ بالخیر کے لئے کچھ کرنے کے دن بھی یہی ہیں۔ لیکن ایسی آفتوں میں گھرا ہوا ہے کہ اگر بڑی سعی نہ کی جاوے تو یہی زمانہ ہے جو جہنم میں لے جائے گا اور شقی بنا دے گا۔ ہاں اگر عمدگی اور ہوشیاری اور پوری احتیاط کے ساتھ اس زمانے کو بسر کیا جاوے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ سورۃ البقرۃ آیت 287۔ جلد اول صفحہ 777)

پس باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا جو احکام دئے ہیں اور جن کے نہ کرنے کا حکم دیا ہے اگر ایک انسان ان کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنے کی کوشش نہیں کرتا۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وسیع تر رحمت اور بخشش کی خوشخبری دی ہے، اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا اور خود انسان اپنی وسعتوں اور طاقتوں کا فیصلہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حکم سے روگردانی کرتا ہے تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے یہ بات جہنم میں لے جانے کا باعث بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود بھی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَھَا کہنے کے بعد آگے فرمایا ہے کہ لَھَا مَا کَسَبَتۡ وَعَلَیۡھَا مَا اکۡتَسَبَتۡ کہ اس نے جو اچھا کام کیا وہ بھی اس کے لئے نفع مند ہے اور جو اس نے بُرا کام کیا وہ بھی اس پر وبال ہو کر پڑے گا۔ نیکی کے لئے کَسَبَتۡ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اگر ارادہ ہو۔ کیونکہ نیکی فطرت کے مطابق ہے۔ لیکن بعض اوقات انسان اپنی بدقسمتی سے فطرت کے مطابق عمل کرنے کی بجائے اکتساب کا راستہ اختیار کرتا ہے جو غیر فطری بات ہے۔ اخلاقی قوتوں کو صحیح مواقع پر استعمال نہ کرنے کی وجہ سے انسان اس راستے پر چلتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور یہ سمجھتا ہے کہ یہ آسان راستہ ہے۔ لیکن جب گناہوں اور برائیوں میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ پھر احساس ہوتا ہے کہ مَیں ایک تکلیف دہ راستے کی طرف چل پڑا ہوں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اکتساب کا ایک یہ نکتہ بھی بیان فرمایا ہے کہ بدیوں میں صرف اُس بدی کی سزا ملے گی جس میں اکتساب کا رنگ ہو یعنی قصداً اور ارادۃً اس کا ارتکاب کیا جائے۔ اس کو نہ چھوڑے بلکہ جان بوجھ کر اس کو کرتا چلا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نہ تو کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف میں ڈالتا ہے اور نہ کوئی ایسے احکامات دیتا ہے جو اس کو تکلیف میں ڈالنے والے ہوں بلکہ عفو اور درگزر اور بخشش سے کام لیتا ہے۔ لیکن اگر کسی بدی کے ارتکاب پر انسان کو جرأت پیدا ہو اور وہ کرتا ہی چلا جائے تو پھر اس کی سزا ہے۔ اس لئے ہمارے پیارے اور مہربان خدا نے اس آیت کے اگلے حصے میں ہمیں یہ دعا بھی سکھا دی کہ نیک کاموں کی طرف توجہ رہے جو ہر حال میں فطرت کے مطابق ہیں اور ان پر عمل کرنا انسان کی پہنچ کے اندر بھی ہے۔ جیسا کہ فرمایا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا۔ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا۔ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ۔ وَاعۡفُ عَنَّا۔ وَاغۡفِرۡ لَنَا۔ وَارۡحَمۡنَا۔ اَنۡتَ مَوۡلٰنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ کہ اے ہمارے ربّ اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہمیں سزا نہ دینا۔ اے ہمارے ربّ! اور تو ہم پر اس طرح ذمہ داری نہ ڈالنا جس طرح تو نے ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں ڈالی اور اے ہمارے ربّ ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کے اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں۔ ہم سے درگزر کر۔ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ تو ہمارا آقا ہے۔ پس کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔

تزکیہ نفس کے لئے یہ دعائیں انتہائی ضروری ہیں۔ کیونکہ جب تزکیہ نفس ہوگا تو لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَھَا کا صحیح ادراک بھی ہوگا۔ انتہائی عاجزی سے انسان یہ دعا کرتا ہے کہ اے ہمارے خدا ان نیک باتوں کے نہ کرنے کی وجہ سے ہمیں نہ پکڑ جن کو ہم بھول گئے۔ ان لوگوں کا انجام ہمیں نہ دینا جن پر تیری گرفت ہوئی تھی۔ اب یہ 'ان کا انجام نہ دینا' اس لئے نہیں تھا کہ ہم بغاوت کرنے والے یا حد سے بڑھنے والے تھے یا تیرے حکموں کی پرواہ نہ کرنے والے تھے۔ بلکہ بوجہ نسیان یا بھول چوک جو انسانی فطرت کا حصہ ہے ہم اسے نہ کر سکے۔ اس لئے ہمارے سے اگر کوئی بھول چوک ہوئی ہے تو ہمیں کہیں ان لوگوں میں شمار نہ کر لینا جو عادتاً یہ کرنے والے لوگ تھے۔ اور پھر انتہائی عاجزی سے ایک مومن یہ دعا بھی کرتا ہے کہ اے خدا ہم سے اُن باتوں کا مواخذہ نہ کر جو ہم نے عمداً اور جان بوجھ کر نہیں کئے۔ بلکہ سمجھ کی غلطی سے ہم سے وہ عمل سرزد ہو گئے اور ہم سے جو عہد لئے ہیں جو بوجھ ہم پر ڈالے ہیں ان کا حال بھی پہلی قوموں جیسا نہ ہو بلکہ ہمیں ہمارے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ورنہ ہم بھی ان لوگوں کے زمرے میں شامل ہو سکتے ہیں جو قابل مواخذہ ٹھہرے تھے۔ اور پھر باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مَیں کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ لیکن ایک حقیقی مومن اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے کا یہ کام ہے کہ اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کو اس کے اس قول کا حوالہ دیتے ہوئے یہ دعا کرے کہ کہیں میری شامت اعمال مجھے طاقت سے بڑھ کر کسی ابتلا اور بوجھ میں نہ ڈال دے۔ اس لئے مجھ سے ہمیشہ درگزر کا سلوک فرما۔ مجھے ہمیشہ اپنی بخشش کی چادر میں لپیٹ لے اور مَیں ہمیشہ تیرے رحم سے حصہ لیتا رہوں اور جس امام کو قبول کرنے کی مجھے توفیق عطا فرمائی ہے اس پر ہمیشہ قائم رہوں اور بڑھتا چلا جاؤں۔ اور میری کمزوریاں میرے دشمن کو کبھی یہ موقع نہ دیں کہ وہ میرے ایمان کو ضائع کر سکے، یا میری وجہ سے میرے دین یا جماعت کو نقصان پہنچ سکے۔ بعض دفعہ ایک فرد کی غلطی جماعت کو ابتلا میں ڈال سکتی ہے۔ اس لئے " ہم" کہہ کر تمام مومنوں کو من حیث الجماعت ایک دوسرے کے لئے دعا کی طرف توجہ دلائی ہے تا کہ دعاؤں کا مجموعی اثر ہو اور ہر فرد کو بھی اپنے آپ کو پاک کرنے اور ذمہ داری کو سمجھنے کی طرف توجہ پیدا ہو اور جماعت بھی مضبوط بنیادوں پر استوار ہوتے ہوئے دشمن کے ہر شر سے محفوظ رہنے والی ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تمام احکامات پر ہماری تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کو بجالانے کا حکم یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہماری صلاحیتوں اور استعدادوں کو دیکھتے ہوئے دیا ہے اور صرف ہم ایک جگہ کھڑے رہنے والے نہ ہوں بلکہ ہر قسم کی وسعتوں میں خدا تعالیٰ اضافہ فرماتا چلا جائے اور من حیث الجماعت بھی ہم ترقی کی شاہراہوں پر تیزی سے منزلیں طے کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعا قبول فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

اعتکاف اور لیلۃ القدر
کی برکات اور اس کے مسائل

اعتکاف کے لغوی معنے کسی جگہ میں بند ہو جانے یا ٹھہرے رہنے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں
اَللَّبْثُ فِی الْمَسْجِدِ مَعَ الصَّوْمِ وَنِیَّۃِ الْاِعْتِکَافِ۔ (ھدایہ باب الاعتکاف)

یعنی عبادت کی نیت سے روزہ رکھ کر مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔

روزہ کی طرح اعتکاف کا بھی وجود دیگر مذاہب میں ملتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:۔

وَعَھِدْنَا اِلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَھِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعَاکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ'' (سورۃ البقرہ:۱۲۶)

یعنی ہم نے ابراھیم اور اسماعیل کو تاکیدی حکم دیا تھا کہ میرے گھر (خانہ کعبہ) کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کیلئے پاک اور صاف رکھو۔

اِسی طرح حضرت مریم علیھا السلام کے متعلق آتا ہے:۔'' وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ مَرْیَمَ اِذْ انْتَبَذَتْ مِنْ اَھْلِھَا مَکَانًا شَرْقِیًّا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِھِمْ حِجَابًا

(سورۃ مریم:۱۷تا۱۸)

یعنی حضرت مریمؑ کچھ عرصہ کیلئے اپنے رشتہ داروں کو چھوڑ کر عبادت کی خاطر ایک الگ تھلگ مقام کی طرف چلی گئیں تھیں جہاں انہیں ایک عظیم فرزند کی بشارت ملی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعثت سے قبل کے ایّام میں دنیوی اشغال سے فارغ ہو کر غارِ حرا میں یادِ خُداوندی میں مشغول رہنا بھی ایک رنگ کا اعتکاف ہی تھا۔ اعتکاف انسان جب چاہے اور جس دن چاہے بیٹھ سکتا ہے لیکن رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا مسنون ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کے بارے میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ:۔ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ

(بخاری صفحہ ۲۷۱ مسلم کتاب الاعتکاف باب اعتکاف العشر الاواخر صفحہ ۱/۴۹۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی وفات تک یہ معمول رہا کہ آپؐ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات بھی اس سنت کی پیروی کرتی رہیں۔

لیلۃ القدر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ القدر کی تلاش کرنے والوں کو رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپؐ کا ارشاد ہے۔

قِیْلَ لِیْ اَنَّھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَعْتَکِفَ فَلْیَعْتَکِفْ فَأَعْتَکَفَ النَّاسُ مَعَہٗ

(مسلم باب فضل لیلۃ القدر صفحہ ۱/۴۹۴)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے تم میں سے جو شخص اعتکاف بیٹھنا چاہے وہ اس عشرہ میں بیٹھے۔ چنانچہ صحابہؓ آپؐ کے ساتھ اس آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں:۔

''اِعْتَکَفْنَا مَعَ النَّبِیِّ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا صَبِیْحَۃَ عِشْرِیْنَ قَالَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلّم صَبِیْحَۃَ عِشْرِیْنَ فَقَالَ اِنِّی رَاَیْتُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ وَاِنِّیْ نُسِیْتُھَا فَالْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِی الْوِتْرِ۔ فَاِنِّیْ رَأَیْتُ اَنِّی اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَطِیْنٍ ......الخ

(بخاری باب الاعتکاف صفحہ ۱/۲۷۲، مسلم فضلِ باب لیلۃ القدر والحث علی طلبھا صفحہ ۱/۴۹۴)

یعنی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف بیٹھے۔ ۲۰ رمضان کی صبح کو ہم اعتکاف سے باہر نکل آئے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ میں نے خواب میں لیلۃ القدر دیکھی لیکن مجھے وہ دن یاد نہیں رہا۔ البتہ اس قدر یاد ہے کہ میں اس رات پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں (یعنی اس رات بارش ہوگی) سو تم آخری عشرہ کی تاک راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔

اعتکاف کیلئے کوئی معیاد مقرر نہیں۔ یہ بیٹھنے والے کی مرضی پر منحصر ہے جتنے دن بیٹھنا چاہے بیٹھے۔ (ہدایہ صفحہ ۱۹۰ فقہ مذاہب اربعہ صفحہ ۱/۹۴۶۔ اُردو)

تاہم مسنون اعتکاف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل سے ثابت ہے یہ ہے کہ کم از کم اعتکاف دس دن کا ہو۔ حدیث میں ہے:۔

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ فِیْ کُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَۃَ اَیَّامٍ فَلَمَّا کَانَ الْعَامُ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْہِ اِعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ۔

(بخاری باب الاعتکاف فی العشر صفحہ ۱/۲۷۴)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ماہِ رمضان میں دس دن اعتکاف بیٹھا کرتے تھے البتہ جس سال آپؐ کی وفات ہوئی اس سال آپؐ بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

کب شروع کرنا چاھئے

اعتکاف بیس رمضان کی نماز فجر سے شروع کرنا چاہئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں واضح طور پر موجود ہے کہ آپؐ دس دن کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور دس دن اسی صورت میں مکمل ہوتے ہیں جبکہ ۲۰/رمضان کی صبح کو اعتکاف بیٹھا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد اپنے معتکف میں قیام پذیر ہو جاتے۔ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ فِیْ کُلِّ رَمَضَانَ فَاِذَا صَلَّی الْغَدَاۃَ حَلَّ مَکَانَہُ الَّذِیِ اعْتَکَفَ فِیْہِ۔

(بخاری باب الاعتکاف فی شوال صفحہ ۱/۲۷۳)

ایک روایت میں ہے کہ:۔

'' اِذَا اَرَادَ اَنْ یَعْتَکِفَ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَکَفَہٗ۔

(مسلم باب متٰی یدخل من ارادالاعتکاف ص۱/۴۹۷)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنے معتکف میں جو اس غرض کے لئے تیار کیا جاتا، چلے جایا کرتے تھے۔ اعتکاف کے لئے موزوں اور مناسب جگہ جامع مسجد ہے جیسا کہ قرآن میں ذکر ہے۔

''وَاَنْتُمْ عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ (بقرہ:۱۸۸)

کیونکہ مساجد ہی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں اور احادیث میں مسجد میں ہی اعتکاف بیٹھنے کی تاکید ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

لَا اِعْتِکَافَ اِلَّا فِیْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔

(ابوداوٗد کتاب الاعتکاف باب المعتکف یعود المریض صفحہ ۱/۳۳۵)

گو مجبوری کی بناء پر مسجد کے باہر بھی اعتکاف ہوسکتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

'' مسجد کے باہر اعتکاف ہوسکتا ہے۔ مگر مسجد والا ثواب نہیں مل سکتا'' (الفضل ۶ مارچ ۱۹۶۲)

عورت بھی مسجد میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے لیکن گھر میں نماز کیلئے ایک الگ جگہ مخصوص کر کے وہاں اعتکاف بیٹھنا اس کیلئے زیادہ بہتر ہے۔ ہدایہ میں ہے۔

اَمَّا الْمَرْأۃُ تَعْتَکِفُ فِیْ مَسْجِدِ بَیْتِھَا۔ (ھدایہ باب الاعتکاف صفحہ ۱/۱۹۰)

معتکف کے لئے حوائج ضروریہ کے علاوہ کسی اور وجہ سے مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں یہاں تک کہ عام نہانے اور بال کٹوانے کیلئے بھی مسجد سے باہر نہیں آنا چاہئے۔ البتہ ضروری امور مثلاً وضوء۔ غسل جنابت کیلئے مسجد سے نکلنا جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے۔

اعتکاف کے دوران اگر عورت کو ماہواری ہو جائے تو وہ اعتکاف ترک کر دے۔ اس حالت میں اس کا مسجد میں رہنا درست نہیں ہوگا۔

معتکف ذکر الٰہی اور عبادت میں زیادہ سے زیادہ وقت صَرف کرے۔ فضول باتوں میں وقت ضائع کرنا درست نہیں اور نہ بالکل خاموش رہنا درست ہے کیونکہ اسلام میں ''چپ'' کا روزہ نہیں ہے۔

'' ولا یَتَکَلَّمْ اِلَّا بِخَیْرٍ وَیُکْرَہُ لَہُ الصَّمْتُ لِاَنَّ صَوْمَ الصَّمْتِ لَیْسَ بِقُرْبَۃٍ ''

(ھدایہ باب الاعتکاف صفحہ ۱/۱۹۲)

اعتکاف کی اھمیت

رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اَخْرَجَ الْبَیْھَقِی عَنْ عَطَاءِ الْخَرَاسَانِی قَالَ اِنَّ مَثَلَ الْمُعْتَکِفِ مَثَلُ الْمُحْرِمِ اَلْقٰی نَفْسَہٗ بَیْنَ یَدَی الرَّحْمٰنَ فَقَالَ وَاللّٰہُ لَا اَبْرَحُ حَتّٰی تَرْحَمْنِیْ۔

(دُرِّ منثور صفحہ ۲۰۲ جلد اوّل زیر آیت وانتم عاکفون فی المساجد)

یعنی معتکف کلّی طور پر اپنے آپ کو خدا کے حضور میں ڈال دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اے خدا مجھے تیری ہی قسم! میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا یہاں تک کہ تو مُجھ پر رحم فرمائے۔

نیز فرمایا:۔ مَنِ اعْتَکَفَ یَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ اَبْعَدُ مِمَّا بَیْنَ الْحَافِتَیْنِ۔

(درمنثور صفحہ ۲۰۲ جلد اوّل بحوالہ طبرانی اوسط وبیہقی)

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک دن

اعلان نکاح

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۴/دسمبر ۲۰۰۸ء کو مسجد بیت الہادی دہلی میں عزیزہ نورین عنبر بنت مکرم قاری نواب احمد صاحب نائب ناظر بیت المال آمد قادیان و نائب صدر صف دوئم مجلس انصار اللہ بھارت کا نکاح عزیزم عامر مقبول ابن مکرم ظہور احمد صاحب رفیقی ساکن قادیان کے ساتھ مبلغ ۵۱۰۰۰ (اکاون ہزار) روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت سے ہر دو خاندانوں کیلئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

اعتکاف بیٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین ایسی خندقیں بنادے گا جن کے درمیان مشرق و مغرب کے مابین فاصلہ سے بھی زیادہ فاصلہ ہوگا۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْمُعْتَکِفِ ھُوَ یَعْتَکِفُ عَنِ الذُّنُوْبِ وَیَجْرِیْ لَہٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّھَا۔

(ابن ماجہ کتاب الاعتکاف باب ثواب الاعتکاف صفحہ ۱۲۷)

یعنی ۔ رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ معتکف اعتکاف کی وجہ سے جملہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اُسے ان نیکیوں کا بدلہ جو اس نے اعتکاف سے پہلے بجا لائی تھیں اسی طرح اجر ملتا رہتا ہے جیسا کہ وہ اب بھی انہیں بجالا رہا ہے۔

فتاویٰ

سوال : کیا یہ جائز ہے کہ جامع مسجد کے سوا کسی قریبی مسجد میں اعتکاف بیٹھا جائے؟

جواب :صحتِ اعتکاف کے لئے ضروری شرط ایسی مسجد ہے جس میں باجماعت نماز ہوتی ہے۔

ابوداؤد کی حدیث ہے کہ:۔

لَا اِعْتِکَافَ اِلَّا فِیْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔ (ابوداؤد باب المعتکف یعود المریض صفحہ ۱/۳۳۵)

یعنی اعتکاف ایسی مسجد میں ہوسکتا ہے جس میں باجماعت نماز ہوتی ہو۔ قریباً سارے ائمہ اس رائے پر متفق ہیں (نیل الاوطار صفحہ ۴/۲۶۸)

سوال : کیا ایسی جگہ جہاں مسجد نہ ہو گھر میں اعتکاف بیٹھا جاسکتا ہے؟

جواب : جب باقاعدہ عام مسجد میسرّ نہ آئے مثلاً کہیں اکیلا احمدی رہتا ہے یا مقامی جماعت کے افراد کسی دوست کے گھر میں نماز ادا کرتے ہیں تو ایسی صورت میں اپنے گھر میں ایسی جگہ جو نماز کے لئے عام طور پر مخصوص کر لی گئی ہو اعتکاف بیٹھ سکتے ہیں۔ مجبوری کے حالات کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور وہ بندے کی نیت کے مطابق اعمال کا ثواب دیتا ہے۔

سوال: کیا عورت گھر میں خلوت والی جگہ میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے؟

جواب: اگر کسی جگہ مسجد نہیں یا مسجد میں عورت کیلئے رہائش کا معقول انتظام نہیں تو عورت گھر میں ایک خاص جگہ مقرر کر کے وہاں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے۔

ہر احمدی گھرانے میں جہاں تک ممکن ہو سکے ایک ایسی جگہ ہونی چاہئے جو مسجد بیت (گھر کی مسجد) کے طور پر ہو۔ گھر کی عورتیں وہاں نماز پڑھیں اور مرد سنتیں اور نوافل وغیرہ ادا کریں اور مشکلات کے موقع پر وہاں خلوت گزیں ہو کر دعائیں کی جائیں۔ یہ طرز عمل بڑی برکات کا موجب ہے اور صحابہ کا اکثر اس کے مطابق عمل تھا۔

سوال: کیا بوڑھے آدمی کیلئے جس کیلئے روزہ رکھنا مشکل ہے بغیر روزے کے مسجد میں اعتکاف بیٹھنا جائز ہے؟

جواب: عام حالات میں اعتکاف کیلئے روزہ ضروری شرط ہے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ روزہ کے بغیر اعتکاف درست نہیں۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ ''لا اعتکاف الا بصوم''

(ابوداؤد کتاب الاعتکاف باب المعتکف یعود المریض صفحہ ۱/۳۳۵)

آیت کریمہ ''ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَأَنْتُمْ عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ ''(البقرۃ:۱۸۸)

کا انداز بیان بھی اسی مسلک کی تائید کرتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ تصریح کہیں نہیں ملتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپؐ کے صحابہؓ کبھی روزہ کے بغیر اعتکاف بیٹھے ہوں۔ صحابہؓ میں سے حضرت ابن عباسؓ حضرت ابن عمرؓ اور ائمہ میں سے امام مالکؒ۔ امام ابوحنیفہؒ۔ امام اوزاعیؒ کا یہی مسلک ہے اور سلسلہ احمدیہ کے بزرگان کی بھی یہی رائے ہے۔ اس کے برعکس حسن بصریؒ۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اعتکاف کیلئے روزہ کو شرط نہیں مانتے۔ یہ بزرگ اپنی رائے کی تائید میں یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ میں نے ایک رات کے اعتکاف کی نذر مانی تھی۔ کیا میں نذر پوری کروں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایک رات اعتکاف میں گذاری۔

(بخاری کتاب الاعتکاف باب اذا نذر فی الجاھلیۃ صفحہ ۱/۲۷۴)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کیلئے روزہ ضروری نہیں کیونکہ رات کو روزہ نہیں رکھتے۔ اسی بناء پر ان ائمہ کے نزدیک دو گھڑی بھی اعتکاف جائز ہے۔ (نیل الاوطار صفحہ ۴/۲۶۸)

سوال: اعتکاف کے دوران کیا انسان رات کو مسجد میں چارپائی بچھا کر سوسکتا ہے؟

جواب: اعتکاف کے دنوں میں ضرورت پڑنے پر مسجد کے کسی کونے میں یا کسی اور مناسب جگہ میں چارپائی بچھا کر سونا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ ایسا کرنے سے مسجد میں نماز پڑھنے والوں کو کوئی دقت نہ آئے۔ حدیث میں آتا ہے۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کَانَ اِذَا اِعْتَکَفَ طُرِحَ لَہٗ فِرَاشُہٗ وَیُوْضَعُ لَہٗ سَرِیْرُہٗ وَرَاءَ اُسْتُوَانَۃِ التَّوْبَۃِ۔

(ابن ماجہ کتاب الاعتکاف باب فی المعتکف یلزم مکانا من المسجد صفحہ ۱۲۷، نیل الاوطار صفحہ ۴/۲۶۶)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف شروع فرماتے تو آپؐ کے لئے بستر بچھایا جاتا اور ایک ایسے ستون کی اوٹ میں آپ کی چارپائی بچھائی جاتی جس کا نام توبہ کا ستون تھا۔ (ایک مشہور واقعہ کی وجہ سے اس ستون کا نام استوانۃ التوبہ پڑ گیا تھا)

سوال : حدیث میں آتا ہے کہ معتکف حوائج ضروریہ کے لئے مسجد سے باہر جاسکتا ہے۔ حوائج ضروریہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

''کَانَ لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَۃِ الْاِنْسَانِ اِذَا کَانَ مُعْتَکِفًا

(مسلم کتاب الطہارۃ باب جواز غسل الحائض رأس زوجھا الخ صفحہ ۱/۱۱۷)

یعنی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں سوائے انسانی حاجت کے گھر میں نہیں آتے تھے۔

انسانی حاجت سے مراد کیا ہے اس کا ایک مفہوم بیت الخلاء جانا ہے اس مفہوم پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ یہ ایسی ضرورت ہے جس کیلئے مسجد سے باہر آنا ضروری ہے۔ اِسی طرح اگر محلّہ کی مسجد میں اعتکاف بیٹھا ہے تو جمعہ پڑھنے کیلئے جامع مسجد جانے کی بھی اجازت ہے اور اسے بھی حاجت انسانی سمجھا گیا ہے۔ ان کے علاوہ باقی ضروریات مثلاً درس القرآن یا اجتماعی دُعا میں شامل ہونے ۔ بال کٹوانے، کھانا کھانے (سوائے اس کے کہ مجبوری ہو مثلاً گھر سے کھانا لانے والا کوئی نہ ہو) نماز جنازہ پڑھنے۔ کسی عزیز کی بیمار پرسی کرنے یا کسی کی مشایعت کیلئے باہر آنے کی اجازت میں اختلاف ہے۔ اکثر ان اغراض کیلئے مسجد سے باہر آنے کو جائز نہیں سمجھتے اور اعتکاف کی روح بھی اس امر کی مقتضی ہے کہ ان ثانوی اغراض کیلئے معتکف مسجد سے باہر نہ آئے بلکہ کلّی انقطاع کی کیفیت اپنے اُوپر وارد کرنے کی کوشش کرے اور اس قسم کی ترغیبات اور خواہشات کی قربانی دینے کا اپنے آپ کو عادی بنائے۔

سوال :اعتکاف سے متعلق مشہور ہے کہ شاذ و نادر حالات کے سوا معتکف مسجد سے باہر نہ جائے شاذ و نادر حالات کی مثال قضائے حاجت کیلئے باہر جانا ہے یا عدالت میں کسی ضروری شہادت کی غرض سے جس میں التواء کی صورت نقصان دہ ہو۔ یا بعض نے جنازہ کے لئے بھی اجازت دی ہے یہ پابندی نہ ہو تو اعتکاف کی غرض و غایت مفقود ہو جاتی ہے لیکن بعض بزرگ ان پابندیوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور بعض تو دفتر میں جا کر اپنا دفتری کام بھی کر لیتے ہیں صحیح صورت حال کی وضاحت کی جائے؟

جواب :کُلی انقطاع اعتکاف کا اعلیٰ درجہ ہے ۔حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ سنت یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کی متابعت یہ ہے معتکف مسجد سے باہر نہ نکلے نہ بیمار کی عیادت کیلئے اور نہ ہی جنازہ میں شامل ہونے کیلئے ہاں حوائج ضروریہ کے لئے باہر جاسکتا ہے اور حوائج ضروریہ سے مراد بیت الخلاء جانا ہے۔ (ابوداؤد کتاب الصیام باب المعتکف یعود المریض صفحہ ۳۳۵)

تاہم بعض فقہاء نے کہا ہے کہ حوائج ضروریہ میں کچھ وسعت ہے بعض اور ضرورتوں کے لئے بھی معتکف مسجد سے باہر جاسکتا ہے۔ خاص طور پر ضروری شہادت کیلئے جانے کی اہمیت مسلم ہے کیونکہ۔

ا ۔ **ممانعت** کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صریح ارشاد موجود نہیں۔

ب: اعتکاف کا لغوی مفہوم صرف یہ ظاہر کرتا ہے کہ انسان عبادت کی نیت سے مسجد میں کچھ عرصہ کیلئے بیٹھ رہے۔

ج: بعض روایات سے بھی اشارۃً اس کی تائید ہوتی ہے کہ انسان کسی اور ضرورت کے پیش نظر بھی مسجد سے باہر جاسکتا ہے۔ مثلاً ایک بار حضرت صفیہؓ رات کو آپؐ سے ملنے گئیں اور دیر تک باتیں کرتی رہیں اور جب واپس ہوئیں تو آپؐ انہیں گھر تک پہنچانے آئے۔ حالانکہ گھر مسجد سے کافی دُور تھا۔

(ابوداؤد باب المعتکف یدخل البیت لحاجۃ صفحہ ۱/۳۳۵، بخاری صفحہ ۱/۲۷۲)

د: جس امر کے جائز ہونے کا ائمہ میں سے کوئی امام قائل ہو اس کے متعلق اصول یہ ہے کہ ضرورت اور مجبوری کے حالات میں اسے اختیار کرنے کا عمل روحانی ترقی اور ثواب کے حصول کے منافی نہیں۔ سابقہ ائمہ میں سے جو لوگ اس قسم کے استثناء اور ضرورت کیلئے مسجد سے باہر آنے کے جواز کے قائل ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

حضرت علیؓ۔ سعید بن جبیرؒ۔ قتادہ ابراہیم نخعیؒ۔ حسن بصریؒ اور امام احمدؒ۔

(اوجز المسالک صفحہ ۳/۱۱۲)

پس جو لوگ اپنے بعض ضروری کاموں کی وجہ سے اعلیٰ درجہ کا عین سنت کے مطابق اعتکاف نہیں بیٹھ سکتے وہ ان دلائل کے پیش نظر دوسرے درجہ کے اس اعتکاف میں شامل ہو سکتے ہیں تا کہ ثواب سے وہ بکلی محروم نہ رہیں۔ ایسی صورت میں وہ اعتکاف کی نیت کرتے وقت اپنے بعض ضروری کاموں کیلئے مسجد سے

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

باہر جانے کی استثناء کی نیت کر سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان ارشادات کا تعلق بھی غالباً اسی دوسرے درجہ کے اعتکاف سے ہے جن میں بعض دوسری ضروریات کیلئے مسجد سے باہر جانے کی اجازت کا ذکر ہے۔

سوال: کیا اعتکاف کی صورت میں کالج میں درس وتدریس کے لئے جانا جائز ہے؟

جواب: بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ انسان کو ان کے کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے لیکن اگر ان کو کیا جائے تو پھر ضروری شرائط کے ساتھ ان کی بجا آوری مشروط ہے۔ اعتکاف کا بھی یہی حال ہے آپ چاہیں تو اعتکاف بیٹھیں اور چاہیں تو اپنے حالات کے پیش نظر ترک کریں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ مسنون اعتکاف کی نیت سے اعتکاف بھی بیٹھیں اور پھر اپنی مرضی کو بھی اس میں دخل انداز ہونے دیں۔

اعتکاف کے لغوی معنے یہ ہیں کہ انسان ثواب اور عبادت سمجھ کر کچھ دیر کیلئے مسجد میں مقیم رہے۔ اسلئے عبادت کی نیت سے چند منٹ کا قیام بھی اعتکاف ہوگا۔ لیکن مسنون اعتکاف جو رمضان کے آخری عشرہ میں اختیار کیا جاتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ ضروری یا طبعی حوائج کے علاوہ باقی کسی وجہ سے بھی مسجد سے باہر نہ نکلے اور ضروری حوائج میں کالج آکر سبق سننا شامل نہیں۔ حدیث میں آتا ہے۔

اَلسُّنَّۃُ عَلَی الْمُعْتَکِفِ اَنْ لَّا یَعُوْدَ مَرِیْضًا وَلَا یَشْھَدَ جَنَازَۃً وَلَا یَمُسَّ اِمْرَأَۃً وَلَا یُبَاشِرَھَا وَلَا یَخْرُجَ لِحَاجَۃٍ اِلَّا لَا بُدَّمِنْہُ۔ وَلَا اِعْتِکَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اِعْتِکَافَ اِلَّا فِیْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔

(ابوداؤد کتاب الاعتکاف باب المعتکف یعود المریض صفحہ ۳۳۵)

یعنی معتکف کیلئے مسنون یہ ہے کہ وہ مریض کی عیادت کیلئے نہ جائے۔ جنازہ میں شامل نہ ہو۔ اپنی بیوی کے پاس نہ جائے۔ مسجد سے انسانی حوائج پیشاب۔ قضائے حاجت وغیرہ کے سوا باہر نہ جائے۔ اعتکاف کیلئے روزہ ضروری ہے۔ اسی طرح اعتکاف ایسی مسجد میں بیٹھنا چاہئے جہاں نماز باجماعت ہوتی ہو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ جب بھی میں قضائے حاجت کیلئے گھر آتی اور گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو چلتے چلتے اس کی طبیعت پوچھ لیتی۔ (ٹھہرنے کو روا نہیں سمجھتی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیادت مریض کے جواز کے بارہ میں جو لکھا ہے اس کا بھی غالباً یہی مطلب ہے کہ ایسے رنگ میں عیادت جائز ہے۔

سوال: اعتکاف کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: مسنون اعتکاف وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کے مطابق ہو اور جو حدیثوں سے ثابت ہے اور وہ یہ ہے کہ رمضان کا آخری عشرہ آپؐ مسجد میں روزہ سے گزارتے اور حوائج ضروریہ کے علاوہ باقی کسی ضرورت سے مسجد سے باہر نہ آتے۔

یہ مکمل اور سنت کے مطابق اعتکاف ہے لیکن اگر کوئی اس کے لئے اپنے حالات کے اعتبار سے گنجائش نہ پائے تو اس میں کمیاں کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً اگر کوئی پورا عشرہ نہ بیٹھ سکے تو وہ حسب گنجائش ۹ دن۔ ۸ دن۔ ۷ دن اور اس سے بھی کم دن اعتکاف بیٹھ لے تو اللہ تعالیٰ کے حضور سے ایسا کرنے والا ثواب کا مستحق ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی روزہ نہیں رکھ سکتا تو اپنا وقت مسجد میں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں صَرف کر کے اپنی کوشش کے مطابق اعتکاف کا ثواب حاصل کرسکتا ہے۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جو پورا سالم دن اعتکاف کے لئے نہیں بیٹھ سکتے تو انہیں جتنی گھڑیاں مسجد میں عبادت میں میسر آسکتی ہیں یہ ان کی سعادت کا موجب ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ائمہ سلف نے ان حالات میں ایسی روایتوں کی تصریح کی ہے اور اعتکاف کے جذبہ کو قوی رکھنے کیلئے حوصلہ افزائی کے پہلو کو ترجیح دی ہے۔

سوال: کیا حوائج ضروریہ کے لئے اگر قریب انتظام نہ ہو تو معتکف دُور بھی جاسکتا ہے؟

جواب: حوائج ضروریہ کے لئے اگر قریب انتظام نہیں تو دور فاصلہ پر جاسکتے ہیں۔ لیکن فراغت کے بعد فوراً مسجد میں واپس آجائیں۔

سوال: کیا معتکف جماعتی میٹنگ یا جماعتی کاموں کیلئے مسجد سے باہر جاسکتا ہے؟

جواب: جہاں تک ممکن ہو حوائج ضروریہ کے علاوہ کسی اور کام کیلئے مسجد سے باہر نہ جائے ورنہ مسنون اعتکاف ادا نہیں ہوگا۔ ہاں وقتی اعتکاف یعنی مسجد کی عبادت کا ثواب میسرّ آسکتا ہے۔

سوال: کیا کھانا کھانے کیلئے معتکف گھر جاسکتا ہے یا بازار سے کھانا لاسکتا ہے؟

جواب: اگر کھانا لانے کا کوئی انتظام بسہولت نہ ہوسکے تو گھر سے کھانا لایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح بازار سے بھی۔

سوال: اگر مسجد میں غسل کا انتظام نہ ہو تو کیا غسل کیلئے گھر جاسکتے ہیں؟

جواب: اگر پہلے سے بطور نیت غسل کو حوائج ضروریہ میں شامل کرلیا جائے تو اس کیلئے گھر جاسکتا ہے۔ وضو اور ضروری غسل تو پہلے ہی حوائج ضروریہ میں شامل ہے۔ اس مقصد کے لئے مسجد سے باہر آسکتا ہے۔

سوال: کیا اعتکاف کی حالت میں مسجد میں بیٹھ کر حجامت بنوانا اور بال کٹوانا درست ہے۔ کیا اس سے آداب مسجد میں کوئی حرج تو لازم نہیں آتا؟

جواب: اعتکاف کی حالت میں بال کٹوانے اور حجامت بنوانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ مسجد کے اندر اسے ناپسند کیا گیا ہے کیونکہ یہ امر مسجد کے احترام اور اس کے آداب کے خلاف ہے۔ اکثر علماء امّت کا یہی مسلک ہے۔ چنانچہ مؤطا امام مالکؒ کی شرح اوجز المسالک میں لکھا ہے:۔

وَیُکْرَہُ حَلْقُ الرَّأسِ فِیْہِ مُطْلَقًا اَیْ مُعْتَکِفًا کَانَ أوْغَیْرَ مُعْتَکِفٍ...... وَذٰلِکَ لِحُرْمَۃِ الْمَسْجِد"۔

(اوجز المسالک صفحہ ۱۱۲۔ ۱۱۳/ ۳)

یعنی مسجد میں بال کٹوانا ناپسندیدہ ہے۔ یہ ممانعت مسجد کے احترام کے پیش نظر ہے۔ اعتکاف کی وجہ سے نہیں۔ کیونکہ حجامت بنوانا منافی اعتکاف نہیں۔

روایات میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت اعتکاف میں جب بالوں میں کنگھی کرنا ہوتی تو آپؐ اپنا سر مسجد سے باہر کردیتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو اپنے حجرہ میں ہوتیں آپؐ کو کنگھی کردیتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا کہ معتکف اپنے دنیوی کاروبار کے متعلق بات کرسکتا ہے یا نہیں تو آپ نے فرمایا:۔

"سخت ضرورت کے سبب کرسکتا ہے اور بیمار کی عیادت کیلئے اور حوائج ضروریہ کے واسطے باہر جاسکتا ہے" (بدر ۲۱/فروری ۱۹۰۷ء)

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:۔ لَا بَأسَ بِاَنْ یَّبْیِعَ وَیَبْتَاعَ فِی الْمَسْجِدِ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّحْضِرَ السَّلْعَۃَ (ہدایہ صفحہ ۱۹۱ جلد اوّل)

لیلۃ القدر اور قبولیت دعا کا وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ "اعتکاف بیسویں کی صبح کو بیٹھتے ہیں۔ کبھی دس دن ہوجاتے ہیں اور کبھی گیارہ......ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں کو قبولیت دُعا کا وقت بتانے کیلئے باہر نکلے تھے مگر اس وقت دو آدمی آپس میں لڑتے ہوئے آپؐ نے دیکھے تو فرمایا کہ تم کو دیکھ کر مجھے وہ وقت بھول گیا ہے مگر اتنا فرما دیا کہ ماہِ رمضان کی آخری دس راتوں میں یہ وقت ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ ان راتوں کے علاوہ بھی یہ وقت آتا ہے مگر رمضان کی آخری راتوں میں قبولیت دُعا کا خاص وقت ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تجربہ کی بناء پر فرمایا کہ ستائیسویں ۲۷ کی رات کو یہ وقت ہوتا ہے" (الفضل ۳/نومبر ۱۹۱۴ء)

(فقہ احمدیہ حصہ اوّل سے ماخوذ)

☆☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!
الفضل جیولرز
پتہ : صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان
طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

بکھرے موتی

(خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان)

اسلام دین فطرت ہے۔ فطرت صحیحہ ایک ہی ہے جو تغیرّوں وتبدّل اور نقص سے مبرّا ہے۔ اسلام کا شارع نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ العالمین ہے جو اپنے فیض عام کے باعث بین الاقوامی شخصیت طٰہٰ۔ نراشنس بیحد حمد و ثنا وستُتی والا ہے۔ جو ویشوانرBelonging to all menساری دنیا کے سب لوگوں کا سانجھا محبوب ہے۔ وہی قبول کرنے، اپنانے کے لائق ،جگت گرو ہے۔ صرف وہی واحد ذات ہے جو خالق ومخلوق کے درمیان ملاپ کا سچا وتنہا درمیانی وسیلہ (وسائط) ہے۔ وہی کمال الاکمال قوّتوں کا پیکر،قوتِ موثرہ کا حامل ہے۔

چرنوں میں جو شرن ہے پاتا
وہی موکش مکتی کو پائے

عالمگیر دین فطرت اسلام کے رُوحانی فیض رساں کامل نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کی طرف سے بذریعہ وحی متلو نازل ہونے والا کامل ضابطہ ٔحیات قرآن مجید ہے۔ اس کی حسین تعلیمات انسانی ازلیّت وابدّیت کی ہمیشہ سے راہبر وراہنما رہی ہیں۔ یہ نہایت فصیح و بلیغ اور باہم مربوط،معنی خیز و عالمگیر صداقتوں پر مشتمل، ابد سے چلی آرہی ہیں۔ عالم معمورہ کے تمام ملکوں ، خطوں اور حصّوں میں بسنے والے تمام انسانوں کی قیامت تک کے ہر دور میں پیش آنے والی جملہ روحانی ضروریات کو کما حقہ پورا کرنے کی متکفل ہیں۔ اور راہبر اصولوں پر مشتمل ہیں۔

یہ خاتم الشرائع قرآن گذشتہ تمام انبیا ،علیھم السلام کا اوران پرخداوندکریم کی طرف سے نازل ہونے والی حقیقی، اٹل سچائیوں کا مصدّق ومصداق ہے اورسابقہ شرائع کی اٹل صداقتوں کا محافظ ہے۔ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۔ (سورۃ البینہ) یعنی قرآن حکیم میں گذشتہ ادیان کی صداقتیں محفوظ وموجود ہیں۔

اسلام ومحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اورقرآن کریم کا اہل دنیا اور اہل مذاہب پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے مختلف ادیان اور مختلف اقوام کے بکھرے موتیوں کو اپنے اندر سموکر محفوظ کر رکھا ہے۔ اب اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی الگ سے پیروی کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ ان کے دھرم کی قابلِ تقلید صداقتیں قرآن میں موجود ہیں۔ بطور نمونہ ہندومت کے چند بکھرے موتیوں کا بیان کیا جاتا ہے جنکی تبلیغ و ترویج داعیانِ اسلام پر فرض قرار دی گئی ہے۔

بکھرے موتی

خداتعالیٰ نے دیگر مذاہب کی اُن صداقتوں کو جو اس نے اپنے انبیاء علیھم السلام کے ذریعہ ازمنہ سابقہ میں نازل فرمائی تھیں ۔ قرآن کریم میں محفوظ کردیا ہے۔ چنانچہ ہندوقوم کی چند صداقتوں کو بکھرے موتی عنوان کے عنوان تحت یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

شجرۃ طیبۃ

قرآن مجید نے کلمۃ طیبۃ یعنی ایک پاک کلام کو شجرۃ طیبۃ پاکیزہ درخت سے تشبیہہ دی ہے۔فرمایا:۔

'' اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَ فَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ ۔

(سورۃ ابراہیم آیت ۲۵)

یعنی کیا تو نے غورنہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ایک کلمہ طیبہ کی مثال ایک شجرۂ طیبہ سے بطور تشبیہہ بیان کی ہے۔ اس کی جڑ مضبوطی سے قائم ہے اوراس کی ہرشاخ آسمان میں پہنچی ہوئی ہے۔

'' وہ پاکیزہ درخت اپنے ربّ کے حکم سے ہر گھڑی اپنا تازہ بتازہ پھل دیتا ہے۔ خدا ضرورت کے مطابق تمام باتیں بیان کرتا ہے۔ تا کہ تا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں''۔ (سورہ ابراہیم آیت ۲۶)

وید مقدس (اتھروید کانڈ ۲۰ سوکت نمبر ۱۲۷ منتر ۴) میں آتا ہے کہ:۔

ترجمہ۔'' اے بیحد حمد وثنا وتعریف کرنے والے (احمد) تو لوگوں کے پاس چل کر جا اور اپنے دونوں ہونٹوں سے (نرم) زبان سے، تقریر سے ایسے (سدا بہار) درخت کے بارے میں باتیں بتا، جو ررخت کاٹے جانے پر بھی (بار بار) پیدا ہو جانے والا ہے۔ جس درخت (کلام) سے نہائیت عمدہ پھُول۔ پھل حاصل ہوتے ہیں۔ وہ موتی کی مانند تعریف کیا گیا ہے ۔وہ (اسلیے) مضبُوط، گدر۔ اور پکے پھلوں والا ہے۔

'' اے احمد پھل پک چکا ہے ۔تو چستی سے (شانتی) اور خاموشی سے گدّر پھل، چاقو (کینچی) کی طرح چلنے والی خوشی کے نغمے گانے والی زبان سے پرندوں کے چہچہانے کی طرح مسّرت کے ہونٹوں سے پھلوں کو (کاٹ کر) حاصل کر تو ادنیٰ واعلیٰ سب کے پاس چل کر جا یہ تیرے لئے نیک شگون ہے''۔

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ تبلیغ کرنے کا ارشاد فرماتا ہے کہ'' يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ''اے چادر میں لپٹے ہوئے سونے والے' قُم '۔اُٹھ'فانذر' اورلوگوں کے پاس جا کرانہیں ہوشیار کر، وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ اور اپنے ربّ کی بڑائی بیان کر۔ (سورۃ المدثر ۲ تا ۴)

بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ۔

(سورۃ المائدہ آیت ۶۸)

یعنی (اے رسول!) جو کلام (اپدیش) میں نے تجھے دیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دے تا کہ میرے بندے غفلت سے بیدار ہو جائیں۔

قرآن کریم سورۃ الحشر آیت نمبر ۲۳ تا ۲۵ میں آتا ہے ۔ترجمہ: خداوند قادر مطلق ہے ۔ غالب اور عالم الغیب ہے۔ وہ واحد بلند شان والا عظمت والا اور جبار وقہار ہے۔ اورتمام نقائص سے پاک ہے۔

قرآن مجید میں خداوند کریم نے اپنے لافانی دائمی انعامات کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

(سورۃ الکوثر آیت ۲، ۳)

ترجمہ:'' اے محمد! ہم نے تجھے الکوثر (بہتات) عطا کی ہے۔ پس تو اپنے ربّ کی بڑائی اور عظمت بیان کر۔ اس کی عبادت کر اور ایثار وقربانی کر۔

الکوثر کے معانی ہیں Every kind of ever thing ہر ایک قسم کی ہر ایک چیز کی بہتات۔ قوم کا ایسا سردار جو بڑی خیر وبرکت والا بہت بڑا سخی اور کثرت سے نیکیاں پھیلانے والا ہو۔ (المنجد)

وید مقدّس (اتھروید باب ۲۰ فصل ۱۲۷ آیت ۱۱) میں مرقوم ہے کہ:۔

ترجمہ: ویدک خداوندانِ خدا اِندر نے اپنی حمد و ثنا کرنے والے کورم احمد (نبی) کو جگایا۔ اُٹھایا۔ تیار کیا کہ اُٹھ، قم، جو اُپدیش (کلام الہٰی) تو نے پایا ہے اسے مضبوطی سے پکڑ اور اسے یاد کر اور اس اُپدیش کو، میرے نیک، لائق قابل بھروسہ ویقین کرنے والے بندوں کو ان کے پاس چل کر جا کر پورے طور پر بلند آواز سے پہنچا دے''۔

'' اے کارو محمدّی ! تو قابل اِعتماد، وفادار، نیک اور متقی ہے۔ میں نے تجھے اپنی یاد میں رکھا ہوا ہے۔ میں نے تجھے اپنے کام میں مشغول رکھنے کیلئے ملازم رکھ لیا ہے''۔

'' میں بڑے زور والا غالب پرمیشور ہوں۔ تو (یا محمدؐ) مجھ غالب، قادر اور طاقتور کی عبادت کر، بڑائی بیان کر۔ تو میرا کام پورا کر، میں تجھے ہر ایک قسم کی ہر ایک چیز (سرو) Every kind of Every Thing سب کچھ پورا پورا اور مکمل طور پر اس کثرت سے دوں گا کہ تو (پرسن) خوش ہو جائے گا۔

(اتھروید ۲۰۔۱۲۷:۱۱)

غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ویدوں کے سنسکرت الفاظ کا لفظی ترجمہ ومعنوی مفہوم قرآن مجید نے عربی الفاظ میں ہو بہو محفوظ کیا ہے۔ اِس طرح خداوند عالم نے ہندوقوم کی وہ تعلیمات اور صداقتیں جو قیامت تک قابل قبول وقابل عمل تھیں قرآن کریم میں محفوظ کردی ہیں۔ زیادہ تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں، اخبار بدر۔ قادیان جلد ۳۹ شمارہ ۳۸ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۹۰ء مضمون سیرت محمد مصطفیٰ ﷺ ۔ کتب'' ہنود کے آئینہ میں''۔ یہ ترجمہ نفات پرچند کوش ۔ اور سنسکرت انگلش ڈکشنری از میکس موکر لندن ۱۸۹۳ء کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔

<u>گیتا اور قرآن</u>: ہندوقوم کے خیال، یقین اور تاریخ کے مطابق شریمد بھگوت گیتا حضرت کرشن جی مہاراج کا وہ لافانی شاہکار ہے جو مہاراج نے دواپریگ میں کورکھشیتر کے میدان کارزار میں ارجن کو سامنے رکھ کر فرمایا۔

قرآن مجید نے شریمد بھگوت گیتا کی اٹل صداقتوں کو اپنے اندر سموکر محفوظ کر دیا ہے۔ بطور نمونہ صرف ایک دوامر بیان کئے جارہے ہیں۔

☆...... گیتا ادھیائے نمبر ۹ شلوک ۲۷ میں خدا تعالیٰ نے کرشن کے............ فرماتا ہے کہ:۔

بامحاورہ ترجمہ:۔'' اے ارجن ! جو تو عمل کرتا ہے اور جو تو کھاتا پیتا ہے اور جو تو قربانی وریاضت وعبادت کرتا ہے۔ اور جو تو دان صدقہ و خیرات کرتا ہے اور جو تو تپسیا یعنی ریاضت ومراقبہ کرتا ہے وہ سب کچھ میری نذر کر۔ یعنی سب اعمال میری خاطر بجالا''۔

گیتا کی مذکورہ تعلیم جس میں شری کرشن جی۔ عملی قربانی صدقہ اور عبادت ریاضات خدا کی خاطر بجا لانے کی تلقین کررہے ہیں اور جس کی تلقین دراصل ان کو خدا کی طرف سے ہوئی تھی۔ قرآن مجید میں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت کی آواز قرار دے کر آنحضرت صلعم کی فطرتی آواز کو اس رنگ میں بیان کیا گیا قُلْ اِنَّ صَلٰوتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰه رَبِّ الْعَالَمِيْنَ گویا جس بات کی نصیحت گذشتہ انبیاء کو کی جارہی ہے آنحضرت صلعم فطرتی طور پر اس پر عمل فرمارہے ہیں۔ اس اعتبار سے اصل تعلیم میں کوئی کتاب قرآن مجید کے مدمقابل نہیں ٹھہرتی۔

وہ پاک اس طرح سے جو ہو نیک ذات
بلا شک ملے اس کو ابدی نجات

(منقول ازمموکشو بھاش بھگود گیتا صفحہ ۵۶۵۔۶۶ مولفہ منشی چھٹن لال جی۔ ممبر کونسل اودے پورو سابق ڈپٹی کلکٹر)

شریمد بھگوت گیتا کے اِسی شلوک کا منظوم ترجمہ خواجہ دل محمد صاحب ایم اے فیلو پنجاب یونیورسٹی۔ سب رجسٹرار لاہور نے کیا یہ ہے۔

فقط میری خاطر تو ہر کام کر
ہَوَن دان دے سب میرے نام پر
تیرا کھانا پینا ہو میرے لئے
ترا تپ سے جینا ہو میرے لئے

(شریمد بھگوت گیتا ادھیائے ۹ شلوک ۲۷ دل کی گیتا۔ صفحہ ۱۹۵)

گیتا کے اس شلوک پر خواجہ موصوف نے مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہے کہ نتائج کے چکر اور کرموں و اعمال کے بندھن سے نجات پانے کا واحد طریق یہی ہے کہ انسان اپنی زندگی موت کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا ،چلنا پھرنا۔ فکرو دانش سب کچھ خدا تعالیٰ کیلئے وقف کردے۔ اس کے سب کام خدا کیلئے ہوں۔ ان کے قوائے ظاہری وباطنی ،خواص ودل سب افعال خدا کی خوشنودی کیلئے ہوں۔ خدا کا کام سمجھ کر کرے۔ پھر نہ

باقی مضمون صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

ملکی رپورٹیں

بھارت کی جماعتوں میں جلسہ یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

اللہ کے فضل سے ہر سال جماعت احمدیہ ۲۷ مئی کو جلسہ یوم خلافت منعقد کرتی ہے۔ امسال بھی اکثر جماعتوں نے اپنے ہاں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا جہاں اس میں مرد وخواتین اور بچوں نے کثرت سے شرکت کی وہاں مقررین نے خلافت کی ضرورت واہمیت وبرکات خلفاء کرام کی سیرت طیبہ اور کارناموں پر تقاریر کیں۔ تمام جلسوں کا آغاز تلاوت قرآن مجید نظم خوانی سے ہوا اور اختتام اجتماعی دعا سے ہوا۔ دوران اجلاس کئی نظمیں پڑھی گئیں۔ اکثر جگہوں میں اس موقعہ پر شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

امسال کے اس جلسہ کو یہ خصوصیت بھی حاصل رہی کہ اس دن جماعت احمدیہ بھارت کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا تھا۔ اور سیدنا حضور انور ایدہ نے اس دن براہ راست خطاب فرمایا۔ اس خطاب کو M.TA کے ذریعہ اجتماعی طور پر مقامی جماعتوں میں دیکھا اور سنا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو عالم احمدیت کیلئے بابرکت فرمائے۔ اور اس میں حصہ لینے والے اور شرکت کرنے والے افراد کو اپنے افضال و برکات سے نوازے۔ بغرض اشاعت موصول ہونے والی رپورٹوں کا خلاصہ نہایت اختصار سے ھدیہ قارئین ہے۔ (ادارہ)

بنگلور (کرناٹک): مورخہ ۲۱ جون ۲۰۰۹ء بعد نماز عصر جلسہ یوم خلافت کا انعقاد احمدیہ مسجد بنگلور میں زیر صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور کرناٹک کیا گیا۔ تلاوت ونظم خوانی کے بعد مکرم محمد عبید اللہ صاحب قریشی۔ مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ، عزیز عدیل احمد ارسلان اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر پر محترم امیر صاحب نے موقعہ کی مناسبت سے احباب سے خطاب فرمایا اور قیمتی نصائح سے نوازا۔
(محمد کلیم خان۔ مبلغ سلسلہ بنگلور)

بھونیشور (اڑیسہ): مورخہ ۰۹۔۵۔۳۱ کو جماعت احمدیہ بھونیشور نے جلسہ یوم خلافت منایا۔ یہ جلسہ زیر صدارت مکرم سید خالد احمد امیر مقامی منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد عہد وفاء خلافت محترم سید فرید الدین صاحب قادری نے دہرایا بعدہ محترم سید تقی الدین صاحب قادری، محترم شیخ رحمت اللہ صاحب اور شیخ عبد الحکیم صاحب نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (فرزان احمد خان۔ مبلغ سلسلہ بھونیشور)

تیماپور (کرناٹک): ۲۱ جون کو جلسہ یوم خلافت لجنہ وناصرات بعد نماز ظہر ۲ بجے زیر صدارت محترم ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ تیماپور منعقد کیا۔ تلاوت کلام اور نظم کے بعد محترمہ رخصانہ بشارت۔ عزیزہ میمونہ نیلوفر، عزیزہ ثمرین بیگم، عزیزہ عائشہ، افشاں گلنار، اور صدر لجنہ نے تقریر کی۔ (عصمت رخشندہ۔ تیماپور)

جڑچرلہ (آندھرا پردیس): شام چار بجے زیر صدارت محترم سید افتخار حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا۔ قبل ازیں بذریعہ ایم ٹی اے جلسہ سالانہ ۲۰۰۹ء میں شامل ہونے نیز پیارے آقا کا روح پرور خطاب سننے اور اجتماعی دُعا میں شامل ہونے کیلئے مسجد احمدیہ میں مرد ومستورات کیلئے دو ٹی وی کا انتظام کیا گیا تھا۔ شام چار بجے تلاوت کلام پاک سے جلسہ یوم خلافت کا آغاز ہوا۔ بعدہ خاکسار نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ نظم خوانی کے بعد محترم محمد ذاکر احمد صاحب قائد مقامی نے تقریر کی۔ بعدہ تمام حاضرین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب سنا اور اختتامی دعا میں شامل ہوئے۔ دوران جلسہ یہ محسوس نہیں ہوا کہ ہم سب قادیان دارالامان یا لندن سے ہزاروں میل دور ہیں ہم جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں کم ہے جس نے مسیح محمدیؑ کی اس جماعت کو خلافت جیسی عظیم نعمت سے نوازتے ہوئے ایم ٹی اے کے ذریعہ تمام دنیا کے احمدیوں کو ایک مجلس میں جمع کر دیا۔ (عبد المناف بنگالی معلّم سلسلہ جڑچرلہ)

چنتہ کنٹہ (آندھرا پردیس)۔ لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ: مورخہ ۲۱/جون کو احمدیہ مسجد فضل عمر میں لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ کے تحت "جلسہ یوم خلافت" بعد نماز ظہر محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد لجنہ اور ناصرات الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ نظم کے بعد امۃ القیوم مبارکہ صاحبہ۔ محترمہ حلیمہ بیگم۔ ناصرہ ناصر۔ نادیہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ فرحین فراز صاحبہ نے تقریر کی۔ اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ کے پروگرام کے تحت عزیزہ عارفہ بشیر۔ عزیز عاصمہ بیگم اور صدر اجلاس محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ نے تقریر کی۔ (افسر قادر۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ)

دیودرگ (کرناٹک): کرناٹک کی مندرجہ ذیل دیہاتی جماعتوں میں "جلسہ یوم خلافت" جماعتی روایات کے ساتھ منایا گیا۔ دیودرگ۔ ماچنور۔ کیڑ دور۔ چیکمیا گری۔ ریونکی۔ بیور۔ بنی مٹی۔ گوڑی ہال۔ بلوٹگی۔ بنی گوڑ۔ کاکل دوڑی۔ (افضل حق خان مبلغ سلسلہ سرکل انچارج دیودرگ)

ساونت واڑی (مہاراشٹر) جماعت احمدیہ ساونت واڑی نے جلسہ یوم خلافت مکرم ڈاکٹر عبد الشکور صاحب کے زیر صدارت تین بجے منعقد کیا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد تقاریر ہوئیں۔ حضور انور کے خطاب کو سننے کیلئے ایم ٹی اے دکھانے کا پہلے سے انتظام کیا گیا تھا۔ جماعت کے تمام مرد وزن بچے نومبائعین اور زیر تبلیغ افراد نے ایک ہی جگہ جمع ہوکر حضور انور کے براہ راست خطاب کو سنا اور دعا میں شریک ہوئے۔ انتظامات کیلئے مکرم مجیب احمد نے خصوصی تعاون کیا۔ (محمد غوث الدین معلم سلسلہ وقف جدید)

کلائیکاویلا۔ (تامل ناڈو): جماعت احمدیہ کلائیکاویلا تامل ناڈو ساؤتھ زون کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰۰۹۔۶۔۲۱ بعد نماز ظہر وعصر جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ محترم احمد کبیر صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ نظم خوانی کے بعد محترم صدر جلسہ نے بعنوان خلفاء احمدیت اور قبولیت دعا تقریر کی۔ موصوف کے بعد محترم ہاشم احمد صاحب سابق (اشوک) نے بعنوان برکاتِ خلافت تقریر کی۔ موصوف کو چند سال قبل ہنود سے احمدی ہونے کی توفیق ملی تھی۔ آخری تقریر خاکسار کی تھی۔
(ایم شمس الدین مبلغ سلسلہ کلائیکاویلا تامل ناڈو ساؤتھ)

مقتدی پور (اڑیسہ): بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ مقتدی پور میں زیر صدارت مکرم صدر جماعت جلسہ ہوا، تلاوت ونظم کے بعد مکرم عصمت خان خاکسار اور مکرم صدر جماعت نے تقریر کی۔ (غلام حیدر خان معلم وقف جدید۔ کٹک اڑیسہ)

ممبئی (مہاراشٹر): جماعت احمدیہ ممبئی نے یوم خلافت شاندار طریق پر منایا، صبح نماز تہجد ادا کی گئی۔ بعد نماز فجر درس ہوا اور اجتماعی دعا ہوئی اس کے بعد وقار عمل کیا گیا۔ بعد نماز عصر ایم ٹی اے کے ذریعہ حضور انور کا پروگرام افراد جماعت اور بعض زیر تبلیغ افراد نے مشاہدہ کیا۔ مورخہ ۲۰۰۹۔۵۔۳۱ کو بعد نماز عصر احمدیہ مسلم مشن ممبئی میں مکرم سید شکیل احمد صاحب زعیم انصار اللہ ممبئی کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد بشیر احمد، مکرم زاہد الرحمٰن خان۔ مکرم انوار خان۔ مکرم پرویز احمد صاحب۔ مکرم مسرت احمد صاحب۔ مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت ممبئی اور مکرم شیخ اسحاق صاحب مبلغ سلسلہ کی تقریر ہوئی۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد زیر تبلیغ افراد کیلئے مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ (شیخ اسحاق احمد۔ مشنری انچارج ممبئی)

نظام آباد (آندھرا): مورخہ ۲۰۰۹۔۵۔۲۷ کو جلسہ یوم خلافت چنداپور مسجد میں مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت کے زیر صدارت ۱۲ بجے منعقد کیا گیا۔ قرآن پاک کی تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب اور مکرم وزیر احمد صاحب، مکرم محمود احمد معلم سلسلہ، خاکسار اور مکرم افسر احمد اور مکرم منیر احمد صاحب نے تقریریں کیں۔ جلسہ ٹھیک ۳ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد نمازیں ادا کی گئی چنداپور کے احباب کیلئے چنداپور میں اور کاماریڈی کے احباب کے لئے کاماریڈی میں حضور انور کا خطاب سننے دیکھنے کا انتظام کیا گیا۔ (محمد اقبال کنڈول۔ سرکل انچارج نظام آباد)

یادگیر (کرناٹک): مورخہ ۸ جون کو احمدیہ گراؤنڈ میں ٹھیک ۸ بجے رات زیر صدارت محترم سیٹھ اسد اللہ صاحب غوری امیر جماعت احمدیہ یادگیر جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد عہد وفائے خلافت خاکسار نے دہرایا۔ اس کے بعد مکرم سید عبد المنان سالک قاضی جماعت احمدیہ یادگیر۔ مکرم مبارک احمد فیصل۔ محترم رفیق اللہ صاحب غوری۔ مکرم سید فضل باری مبلغ سلسلہ یادگیر نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد دُعا ہوئی۔ جلسہ کے سارے انتظامات مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر نے سرانجام دیئے۔

مورخہ ۷ جون کو جماعت احمدیہ یادگیر کے زیر اہتمام خدمت خلق کے تحت ہسپتالوں میں فروٹ اور دودھ تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ اس دن نماز، تہجد ادا کی گئی اس کے بعد نماز فجر ودرس القرآن ہوا۔ اس کے بعد مختصر سا وقار عمل کیا گیا۔ اس کے بعد ہی ایک وفد ٹھیک ۹ بجے ریلیف کے ساتھ گورنمنٹ ہسپتال روانہ ہوا۔ گورنمنٹ ہسپتال میں فروٹ تقسیم کئے۔ علاوہ ازیں پرائیویٹ ہسپتالوں میں بھی مریضوں میں فروٹ اور دودھ تقسیم کیا گیا۔ کل ۶ ہسپتاتوں میں سیٹھ اسد اللہ صاحب غوری امیر جماعت احمدیہ یادگیر کے ساتھ وفد نے فروٹ اور دودھ مریضوں میں تقسیم کیا۔ جسکی رپورٹ مقامی اخبارات نے شائع کی۔
(مقصود احمد دنڈوتی۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر)

یادگیر میں مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کا سالانہ مقامی اجتماع

۲۸/جون کو سالانہ اجتماع مقامی مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ یادگیر منعقد ہوا۔ اجتماع کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا جو مسجد احمدیہ یادگیر میں ادا کی گئی۔ بعد نماز فجر درس القرآن ہوا۔ اُس کے بعد اجتماعی طور پر قرآن مجید کی تلاوت کی گئی۔ اس کے بعد مسجد کی صفائی کیلئے وقار عمل ہوا۔ ۱۰ بجے اطفالی بچوں کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ نماز ظہر وعصر اور دوپہر کے کھانے کے بعد خدام الاحمدیہ کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ نماز مغرب کے بعد منعقدہ اجلاس میں زیر صدارت امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے خدام واطفال کا عہد دہرایا۔ اس کے بعد مکرم فرید احمد صاحب گلبرگی قائد شمالی کرناٹک نے وفاء خلافت کا عہد دہرایا، نظم خوانی کے بعد مکرم مصور احمد صاحب درانی۔ محترم مولوی سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ صدارتی تقریر کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے بعد اس اجتماع کے موقع پر ہونے والے مقابلہ جات میں اول دوم سوم آنے والوں کو انعامات دئے گئے۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اس اجتماع میں

کل 250 خدام واطفال حاضر رہے اور انصار بزرگان وممبرت لجنہ اماء اللہ نے بھی شرکت کی۔ اجتماع میں آئے ہوئے احباب ومستورات کی تواضع کی گئی۔ (مصور احمد دنڈوتی قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ شمالی کرناٹک

مورخہ ۴۔۵ جولائی ۲۰۰۹ء کو مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ شمالی کرناٹک کا چھٹا سالانہ اجتماع یادگیر میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں محترم شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک مہمان خصوصی کے طور پر شامل ہوئے۔ مرکز سے محترم مولوی رفیق احمد صاحب بیگ ایڈیشنل معتمد و مہتمم تعلیم نمائندہ اجتماع، محترم عبدالمومن صاحب راشد نائب صدر انصاراللہ بھارت بھی شامل ہوئے۔ اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر درس القرآن محترم سید فضل باری مبلغ سلسلہ نے دیا۔ دس بجے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا گیا اور اس کے بعد اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم سمیر احمد فضل نے اور محترم رفیق احمد بیگ صاحب نے عہد خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ اور عہد وفائے خلافت دہرایا اس کے بعد ایک نظم مکرم محمود احمد جنگڑی نے خوش الحانی سے پڑھی۔ محترم رفیق احمد بیگ نے خدام واطفال کو چند ضروری باتیں بتائیں اور مکرم عبدالمومن صاحب راشد نے خدام واطفال کو نماز پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ صدارتی خطاب وڈعا کے بعد یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے جو رات ساڑھے نو بجے تک چلتے رہے۔ دوسرے دن صبح باجماعت نماز تہجد اور بعد نماز فجر درس القرآن ہوا اس کے بعد خدام واطفال کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ جو ۲ بجے تک چلتے رہے۔ رات آٹھ بجے اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک منعقد ہوا۔ مکرم مشہود احمد پٹیل کی تلاوت اور عزیزم عمران احمد شیخ کی نظم خوانی کے بعد محترم سید سلطان صاحب غوری امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے حضرت مصلح موعود کی خدام کو چند نصائح اور پیغام حضور انور جو اجتماع کے موقع پر حضور انور نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے نام بھجوایا تھا پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترم مولوی رفیق احمد بیگ صاحب نے تقریر فرمائی۔ مکرم فاروق احمد احمدی صاحب کی نظم خوانی کے بعد فرید احمد گلبرگی قائد علاقائی شمالی کرناٹک نے احباب کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد صدر اجلاس نے چند ضروری نصائح کیں۔ آخر پر دُعا کے بعد یہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۱۵ مختلف شعبہ جات بنائے گئے تھے جس کے تحت ناظمین شعبہ جات اور معاونین نے تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ۔

اجتماع سے پندرہ روز قبل مسجد کے احاطہ جلسہ گاہ میں وقار عمل کئے گئے۔ مسجد کے پچھلے حصہ میں مٹی کا ملبہ تھا جسے خدام نے اٹھا کر دوسری طرف ڈالا اور اس حصہ پر فرش بچھا کر سیمنٹ کیا مسلسل پندرہ روز تک رات ساڑھے نو سے دو بجے تک یہ وقار عمل ہوئے اجتماع کے دوران جلسہ گاہ اور دیگر جگہوں کی صفائی کی گئی تینوں روز مہمانوں کے قیام طعام کے علاوہ اجتماع کے آخری روز تمام احباب جماعت کے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا۔ اجتماع کے پورے پروگرام کی ویڈیوگرافی کی گئی اور اختتامی پروگرام کو لجنہ کے جلسہ گاہ میں ٹیلی ویژن پر براہ راست دکھایا گیا۔ شعبہ رجسٹریشن کے مطابق اس اجتماع میں ساڑھے چارصد خدام واطفال حاضر ہوئے۔ اجتماع کو کامیاب بنانے میں یادگیر کے خدام نے مسلسل تین دن تک بڑے احسن رنگ میں تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان خدمات کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین بجالانے کی توفیق دے۔ (مصور احمد دنڈوتی قائد خدام الاحمدیہ یادگیر)

آندھراپردیش میں خدام الاحمدیہ کے مقامی وصوبائی اجتماعات کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ آندھراپردیش کو ۵ جولائی کو مسجد الحمد سعید آباد حیدرآباد میں اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی اجتماع کے انتظامات کے لئے محترم قائد صوبائی کی نگرانی میں ایک اجتماع کمیٹی خاکسار (محمد مبشر احمد) کی زیر صدارت مقرر کی گئی جس کے ناظمین اور معاونین نے مختلف شعبوں کے تحت بہتر رنگ میں میں کام سرانجام دیئے۔ تمام حاضرین کے لئے اجتماع کے دوران قیام طعام کا انتظام تھا صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی شمولیت سے خدام و اطفال میں ایک نمایاں جوش دیکھنے کو ملا۔ صوبائی اجتماع سے قبل درج ذیل تفصیل سے مجالس نے اپنے اجتماعات منعقد کئے۔

سرکل چنتہ کنٹہ: مورخہ ۱۳/جون کو چنتہ کنٹہ، وڈمان اور محبوب نگر کی مجالس نے اپنا مقامی اجتماع منعقد کیا۔ اسی طرح مورخہ ۲۹/جون کو مجلس جڑ چرلہ نے اپنا دوسرا سالانہ اجتماع منعقد کیا اس اجتماع میں مکرم صوبائی قائد صاحب آندھراپردیش اور خاکسار اور مجلس عاملہ صوبائی کے اراکین نے شمولیت اختیار کی۔

سرکل حیدرآباد و سکندر آباد: ۔مورخہ ۲۸۔۲۹ جون کو حیدرآباد اور مورخہ ۲۹ جون کو سکندرآباد نے اجتماع منعقد کیا۔ حیدرآباد کے مقامی اجتماع میں صوبائی قائد صاحب اور مجلس عاملہ صوبائی کے اراکین نے شمولیت اختیار کی۔

سرکل نظام آباد: ۔مورخہ ۳۰ جون کو مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کاماریڈی وچندہ پور نے اپنا سالانہ اجتماع مسجد احمدیہ چندہ پور میں منعقد کیا۔ اجتماع میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام، اطفال اور ناصرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

سرکل گوداوری: اس سرکل میں مورخہ ۴ مئی ۲۰۰۹ء کو مجلس ولاسہ میں اجتماع ہوا جس میں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ساتھ صوبائی قائد صاحب اور مجلس عاملہ صوبائی کے اراکین نے شمولیت اختیار کی مکرم محبوب علی صاحب اور مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی نگرانی میں جلسہ سیرت النبی ﷺ بھی ہوا۔

سرکل ورنگل: اس سرکل میں مورخہ ۲۰ فروری کو کنڈور اور کٹا کشاپور کی مجالس میں سالانہ اجتماعات منعقد کئے گئے اور اطفال اور ناصرات کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اسی طرح مورخہ ۱۲ تا ۱۷ جنوری ۲۰۰۹ء کو مجلس وینکٹاپور میں مشترکہ طور پر جملہ آٹھ مجالس نے تربیتی کیمپ کے آخری روز سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ مورخ ۱۳ تا ۱۸ جنوری ۲۰۰۹ء پالاکرتی سرکل میں تربیتی کیمپ کے آخری روز ۱۸ جنوری کو جملہ ۸ مجالس کا سالانہ اجتماع مشترکہ طور پر ہوا۔ ان اجتماعات میں علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال اور ناصرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

سرکل نلگنڈہ: مورخہ ۱۶ اپریل ۲۰۰۹ء کو مجلس کاسرلہ پہاڑ میں پانچ مجالس کا مشترکہ اجتماع منعقد کیا گیا اس اجتماع میں علمی مقابلہ جات کروائے گئے اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام، اطفال اور ناصرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ آندھراپردیش

اجتماع کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ اور درس القرآن مجید کے بعد علمی مقابلہ جات خدام واطفال شروع کئے گئے۔ ان مقابلہ جات کے بعد ناشتہ کیا گیا۔

افتتاحی پروگرام ٹھیک ۹:۳۰ بجے زیر صدارت مکرم صوبائی امیر صاحب آندھراپردیش منعقد ہوا۔ مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدرآباد، مبلغ سلسلہ حیدرآباد، اور صوبائی قائد صاحب آندھراپردیش تمام صوبہ آندھرا کے علاقائی قائدین اور مکرم سید جہانگیر علی صاحب قاضی حیدرآباد نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ مکرم فرید احمد غوری صاحب نے تلاوت قرآن مجید پیش کی اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے عہد خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ دہرایا اس کے بعد مصور احمد صاحب نے نظم پڑھی اور خاکسار نے سالانہ رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ آندھراپردیش پیش کی۔ مبلغ صاحب حیدرآباد نے اجتماعات کا مقصد اور اس میں شرکت کی برکات کے تعلق سے مختصر اور جامع انداز میں سمجھایا اور کتاب ''تاریخ احمدیت حیدرآباد'' کے مصنف مکرم جہانگیر علی صاحب کے بارے میں مختصر بیان کیا کہ آپ نے انتہائی محنت وجستجو سے اس کتاب کو ترتیب دیا اور حیدرآباد دکن کے بزرگوں نے جو جماعت کی تبلیغ اور ترقی میں نمایاں خدمات انجام دیں ہیں اس کی تفصیل اس کتاب میں تسلسل سے تحریر ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین۔ اس کے بعد صوبائی امیر صاحب نے محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ہاتھوں اس کتاب کا اجراء کروایا اس کے بعد محترم سید جہانگیر علی صاحب نے اس مبارک موقع پر کتاب کا اجراء رکھنے پر صوبائی قائد صاحب کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد صدارتی خطاب اور دعا ہوئی۔ پھر اجتماع کے علمی مقابلہ جات خدام واطفال شروع کئے گئے۔ مقامی اجتماع میں اول دوم سوئم آنے والے خدام واطفال کو ہی صوبائی اجتماع کے علمی مقابلہ جات میں حصہ لینے کا موقعہ دیا گیا۔

اختتامی پروگرام: شام ۶ بجے زیر صدارت محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی محترم صوبائی امیر صاحب آندھراپردیش، امیر جماعت حیدرآباد، امیر جماعت سکندرآباد، صوبائی قائد صاحب آندھراپردیش، مبلغ سلسلہ حیدرآباد تھے۔ مکرم مولوی فاروق احمد صاحب گنائی کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے عہد مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ دہرایا اور مکرم میر احمد اشتیاق صاحب نے نظم پڑھی اس کے بعد محترم صوبائی امیر صاحب نے تقریر کی اور قائد صاحب صوبائی نے شکریہ ادا کرتے ہوئے مختصر تقریر کی جس میں آپ نے اپنے گیارہ سالہ دور قیادت میں تعاون کرنے والے جملہ احباب کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام کو ضروری امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نصائح کیں۔ تقسیم انعامات اور دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ صوبہ آندھراپردیش کے موقع پر تمام نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں امسال حضرت مصلح موعودؓ کا وہ اقتباس جو ''سلسلہ کے کاموں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو'' اور ''خلافت جوبلی کا وہ عظیم الشان عہد'' جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت جوبلی کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا کو بہترین انداز میں فریم کروا کر تمام خدام واطفال اور خصوصی تعاون کرنے والے افراد کو دیئے گئے۔ یہ نادر تحفہ صوبہ آندھراپردیش کے تمام احمدی گھرانوں میں پہنچانے کی کوشش کی گئی اللہ تعالیٰ ان حقیر کوششوں کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ صوبہ آندھراپردیش کے ۹ سرکل کی ۱۰۱ مجالس کے آٹھ صد کے قریب خدام واطفال نے اجتماع میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ آندھراپردیش کی جانب سے کئے جارہے دینی کاموں کو قبول فرمائے اور ان پروگراموں میں شامل افراد جماعت کو اجر عظیم عطا کرے اور ہمیں حضرت امیرالمؤمنین کے احکامات کی پابندی کرنے اور بہتر رنگ میں خدمت دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد مبشر احمد، معتمد و نائب قائد صوبائی مجلس خدام الاحمدیہ آندھراپردیش)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر:18382 مَیں امیر الحق ولد مکرم سفی الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ عارضی معلم لوکل عمر 48 سال تاریخ بیعت 4.6.98 ساکن سیشد باری ڈاکخانہ کھگین ہاٹ ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ: ادھا بیگھا زمین قیمت ایک ہزار روپے ۔ میرا گزارہ آمد از عارضی ملازمت ماہانہ-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر — العبد: امیر الحق — گواہ : شیخ محمد علی

وصیت نمبر:18383 مَیں ابوالحسین ولد مکرم شمشیر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ عارضی معلم عمر 46 سال تاریخ بیعت 3.4.96 ساکن کھولٹا ڈاکخانہ کھولٹا ضلع کوچ بہار صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ: آدھا بیگھا زمین قیمت-/15000 روپے۔میرا گزارہ آمد از عارضی ملازمت ماہانہ-/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر — العبد: ابوالحسین — گواہ : امین الرحمٰن

وصیت نمبر:18384 مَیں ابوالکلام آزاد ولد مکرم اکرام الحق مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 59 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن کارنتی ڈاکخانہ کارنتی ضلع جلپائی گوڑی صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ:33 ڈسمل زرعی زمین ہے جس کی موجودہ قیمت 20 ہزار روپے ہے ساڑھے سات ڈسمل زمین پر ایک کچا مکان ہے جس کی موجودہ قیمت-/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : سلطان احمد ظفر — العبد: ابوالکلام آزاد — گواہ : عبدالحمید کریم

وصیت نمبر:18385 مَیں شیخ شہیر الدین ولد مکرم یوسف علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ عارضی معلم عمر 47 سال تاریخ بیعت 1.4.94 ساکن قاری پارہ ڈاکخانہ بندی پارہ ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ:12 بیگھا آبائی زمین جس میں چھ بھائی اور تین بہنیں حصہ دار ہیں۔ابھی ترکہ تقسیم نہیں ہوا۔ جب جائیداد تقسیم ہوگی دفتر ہذا کو اطلاع دی جائے گی۔میرا گزارہ آمد از عارضی ملازمت ماہانہ-/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر — العبد: شہیر الدین — گواہ : شیخ محمد علی

وصیت نمبر:18386 مَیں محمد عبدالقادر جیلانی ولد مکرم شہر اللہ چشتی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن ویسٹ جھار بیتلوی ڈاکخانہ بیتلو لی بھنڈانی ضلع جلپائی گوڑی صوبہ نارتھ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: مکان کیلئے 14 ڈسمل زمین جس کی قیمت 20000 روپے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3380 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر — العبد: محمد عبدالقادر جیلانی — گواہ : شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18387 مَیں یونس علی ولد مکرم اسحاق علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 60 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن سلکہ پاڑا جنتی پلی ڈاکخانہ سلکہ پاڑا ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر — العبد: محمد یونس علی — گواہ : شیخ محمد علی

وصیت نمبر:18388 مَیں صابر علی ولد مکرم خیر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال تاریخ بیعت 2005ء ساکن پاڑا ،ڈاکخانہ صاحب پاڑا ضلع جلپائی گوڑی صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ: 33 ڈسمل زرعی زمین قیمت-/20000 روپے ۔ 4 ڈسمل زرعی زمین قیمت-/4000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد علی — العبد: صابر علی — گواہ : عبدالحمید کریم

وصیت نمبر:18389 مَیں عبدالکریم ولد مکرم ابوالقاسم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال تاریخ بیعت 1995ء ساکن دیوگاؤں ڈاکخانہ دیوگاؤں ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ:82 ڈسمل آبائی زرعی زمین جس میں ہم چار بھائی اور ایک بہن حصہ دار ہیں۔ابھی جائیداد کا ترکہ نہیں ہوا ہے جب ہوگا دفتر ہذا کو اطلاع کردی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3496 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر — العبد: عبدالکریم — گواہ : عبدالحمید کریم

وصیت نمبر:18390 مَیں محمد عبداللہ المحمود ولد مکرم محمد راشد علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن شکنی بالا ڈاکخانہ بتلا کھاوا ضلع کچ بہار صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ:2 ڈسمل پر آبائی کچا مکان والد صاحب کا ہے جس میں ہم چار بھائی اور پانچ بہنیں حصہ دار ہیں ابھی ترکہ تقسیم نہیں ہوا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3728 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : سلطان احمد ظفر — العبد: محمد عبداللہ محمود — گواہ : شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18391 مَیں مقیم الدین احمد ولد مکرم بشیر الدین احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ لوکل معلم عمر 42 سال تاریخ بیعت 1.5.01 ساکن گوٹین ڈاکخانہ دوھی کوٹ باری ضلع اتر دیناج پور صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالحمید کریم — العبد: مقیم الدین احمد — گواہ : امین الرحمٰن

وصیت نمبر:18392 مَیں عبدالحق ولد مکرم شہاب الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ لوکل معلم عمر 55 سال تاریخ بیعت 3.3.2000 ساکن دکن موتیاماری ڈاکخانہ موتیاماری ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ: 5 کٹھہ پر مشتمل مکان قیمت -/6000 روپے ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالحمید کریم — العبد: عبدالحق — گواہ : امین الرحمٰن

وصیت نمبر:18393 مَیں ظہیر الدین ولد مکرم تسیر الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ لوکل معلم عمر 47 سال تاریخ

2 Bed Rooms Flat

Independant House,All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

بیعت 1.3.2000 ساکن کہاڑ پارہ ڈاکخانہ سودا بھٹیا ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ڈیڑھ کٹھہ زمین پر مشتمل مکان قیمت -/7000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالحمید کریم　　العبد: ظہیرالدین بابر　　گواہ: امین الرحمٰن

وصیت نمبر:18394 مَیں مفیض الدین ولد مکرم حمد الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ لوکل معلم عمر 47 سال تاریخ بیعت 1.8.97 ساکن سردار پارہ ڈاکخانہ قاضی پارہ ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: 3 کٹھہ زمین پر مکان مشتمل قیمت -/8000 روپے۔ میرا گزارہ آمد املازمت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفرؔ　　العبد: مفیض الدین　　گواہ: امین الرحمٰن

وصیت نمبر:18395 مَیں محمد اسماعیل غالب ولد مکرم محمد ابراہیم غالب درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3220 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نعیم احمد ڈار　　العبد: محمد اسماعیل غالب　　گواہ: سید فیروز الدین

وصیت نمبر:18396 مَیں محمد شمس الضحیٰ ولد مکرم ابو سعید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 55 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن شکر آباد ڈاکخانہ جیسٹھا ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: 10 کٹھہ زرعی زمین۔ قیمت -/20,000 روپے۔ وآمد سالانہ 1000 روپے۔ اڑھائی کٹھہ زمین پر کچا مکان قیمت -/30000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　العبد: محمد شمس الضحیٰ　　گواہ: محمد سیف الدین مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18397 مَیں لعل محمد ولد مکرم کشمیر شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن شکر آباد ڈاکخانہ جیسٹھا ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: کچا مکان پون کٹھہ پر مشتمل قیمت -/15000 روپے۔ زرعی زمین پونے چار کٹھہ قیمت -/11000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3438 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: سلطان احمد ظفرؔ　　العبد: لعل محمد　　گواہ: محمد سیف الدین مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18398 مَیں محمد تقی الدین ولد مکرم محمد کتاب الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 52 سال تاریخ بیعت 1997ء ساکن سناتن پور ڈاکخانہ سلطانپور ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زرعی زمین ایک بیگھہ قیمت 35000 روپے۔ ایک کچا مکان اڑھائی کٹھہ قیمت -/20000 سالانہ آمد زمین سے -/1200 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفرؔ　　العبد: محمد تقی الدین　　گواہ: محمد سیف الدین

وصیت نمبر:18399 مَیں محمد شیخ محبّ اللہ ولد مکرم قاصد شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم عمر 34 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن رتن پور ڈاکخانہ میگھا ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک عدد مکان 3 کٹھہ زمین پر ہے قیمت 45000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفرؔ　　العبد: شیخ محبّ اللہ　　گواہ: محمد سیف الدین مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18400 مَیں محمد دل رحمٰن ولد مکرم عبد الغنی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم ملازمت عمر 42 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن بشوڑ ڈاکخانہ بشوڑ ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ ابھی والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　العبد: محمد دل رحمٰن　　گواہ: محمد سیف الدین

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

اللہ تعالیٰ کی تلاش ہے۔ پس تقویٰ کا یہ معیار حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور ہمیں رمضان میں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم خالص ہو کر اللہ کی عبادت کرنے والے بن جائیں۔ اپنی نمازوں کا حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ اور دعاؤں کی طرف خاص توجہ کریں۔ اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے وصل کو ڈھونڈیں۔ جب خدا مل جائے گا تو باقی چیزیں خود بخود مل جائیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے، وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تُند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے آخر تریاق ہو جاتا ہے۔ ☆☆☆☆

بقیہ ارشادات از صفحہ 1

اور وہ روح القدس کے بلائے بولتے اور رُوح القدس کے دکھائے دیکھتے اور رُوح القدس کے سنائے سنتے اور ان کے تمام ارادے رُوح القدس کے نفخ سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ بات سچ اور بالکل سچ ہے کہ وہ ظلّی طور پر اس آیت کا مصداق ہوتے ہیں۔ وما ینطق عن الھوٰی ان ھوالّا وحی یوحٰی۔ لیکن مکالمہ الٰہیہ ایک الگ امر ہے اور وہ یہ ہے کہ وحی متلوّ کی طرح خدا تعالیٰ کا کلام اُن پر نازل ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے سوالات کا خدائے تعالیٰ سے ایسا جواب پاتے ہیں کہ جیسا ایک دوست دوست کو جواب دیتا ہے۔ اور اس کلام کی اگر ہم تعریف کریں تو صرف اس قدر کر سکتے ہیں کہ وہ اللہ جل شانہ کی ایک تجلّی خاص کا نام ہے جو بذریعہ اس کے مقرب فرشتہ کے ظہور میں آتی ہے اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ تا دُعا کے قبول ہونے سے اطلاع دی جائے یا کوئی نئی اور مخفی بات بتائی جائے یا آئندہ کی خبروں پر آگاہی دی جائے یا کسی امر میں خدا تعالیٰ کی مرضی اور عدم مرضی پر مطلع کیا جائے یا کسی اور قسم کے واقعات میں یقین اور معرفت کے مرتبہ تک پہنچایا جائے۔ بہر حال یہ وحی ایک الٰہی آواز ہے جو معرفت اور اطمینان سے رنگین کرنے کیلئے منجانب اللہ پیرایہ مکالمہ ومخاطبہ میں ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اور اس سے بڑھ اس کی کیفیت بیان کرنا غیر ممکن ہے کہ وہ صرف الٰہی تحریک اور ربانی نفخ سے بغیر کسی قسم کے فکر اور تدبر اور خوض اور غور اور اپنے نفس کے دخل کے خدائے تعالیٰ کی طرف سے ایک قدرتی ندا ہے جو لذیذ اور پر برکت الفاظ میں محسوس ہوتی ہے اور اپنے اندر ایک ربانی تجلی اور الٰہی صولت رکھتی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۶ تا ۲۳۳)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بقیہ وفات دوست محمد صاحب شاہد۔ از صفحہ 1

رہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کے فرزند مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب کارڈیالوجسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ کو ایک مکتوب میں فرمایا: شیر پنجرے میں بھی شیر ہی رہتا ہے۔ اللہ کے شیروں سے ملنے جاؤ، تو میرا محبت بھرا اسلام اور پیار دینا۔

بیسویں صدی کے آخری عشرہ میں کیمبرج کے ایک عالمی ادارے انٹرنیشنل ببلیوگرافیکل کی طرف سے احمدیت کے اس خادم کو مین آف دی ایئر، (۱۹۹۲ء۔ ۱۹۹۳ء) کا اعزاز دیا گیا۔ یہ اعزاز ایسی خاص علمی شخصیات کو دیا جاتا ہے۔ جن کی صلاحیتوں، کامیابیوں اور قیادت کا عالمی سطح پر اعتراف کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے تمام بڑے اور مؤقر اخبارات نے اس اعزاز کی خبریں دیں۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بھارت میں ہونے والے تاریخی مناظرہ میں پاکستان سے تشریف لائے تھے۔ آپ نے حوالہ جات کے سلسلہ میں قدم قدم پر رہنمائی فرمائی۔ یہ مناظرہ نومبر ۱۹۹۴ء میں انجمن اہل قرآن والحدیث و جماعت احمدیہ کے مابین 9 دن تک چلتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی دُعاؤں کے طفیل آپ کو اس مناظرے میں عظیم الشان فتح عطا فرمائی۔ اس مناظرہ سے قبل کوئمبٹور میں ہماری مختصر سی جماعت تھی اور آج مناظرہ کے بعد انہی مخالفین کے نوجوانوں پر مشتمل ایک فعال جماعت موجود ہے اور اس مناظرہ کے نتیجہ میں سینکڑوں بیعتیں صوبہ تامل ناڈو میں ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۲۳؍اکتوبر ۱۹۸۲ء کو مسجد مبارک ربوہ میں مجلس عرفان میں فرمایا ”مولوی دوست محمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حوالوں کے بادشاہ ہیں ایسی جلدی ان کو حوالہ ملتا ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ساتھ جب قومی اسمبلی میں پیش ہوئے تھے تو وہاں بعض غیر از جماعت نے آپس میں تبصرہ کیا اور بعض احمدی دوستوں کو بتایا کہ ہمیں تو کوئی سمجھ نہیں آتی۔ ہمارے اتنے موٹے موٹے مولوی ہیں، ان کو ایک ایک حوالہ ڈھونڈنے کیلئے کئی کئی دن لگ جاتے ہیں لیکن ان کا پتلا دبلا سا مولوی ہے اور منٹ میں حوالے ہی حوالے نکال کر پیش کر دیتا ہے“۔ (روزنامہ الفضل ۱۱؍جون ۱۹۸۳ء)

آپ کی نماز جنازہ مورخہ ۲۶؍اگست ۲۰۰۹ء کو بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے مسجد مبارک میں پڑھائی۔ تدفین کیلئے آپ کا جسد خاکی بہشتی مقبرہ لے جایا گیا چارپائی پر لمبے لمبے بانس باندھے گئے تاکہ زیادہ سے زیادہ احباب اپنے اس بزرگ کی میت کو کندھا دے سکیں۔ جنازے کے اردگرد ڈیوٹی پر متعین خدام نے ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ دیکر حفاظتی دائرہ بنایا ہوا تھا۔ بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ہی دُعا کرائی۔ اس موقع پر ربوہ کے علاوہ دور ونزدیک کے شہروں اور دیہات سے ہزاروں افراد موجود تھے جو رمضان المبارک کے ایام میں محترم مولانا موصوف کی نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کیلئے تشریف لائے تھے۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۲۸؍اگست ۲۰۰۹ء کے موقع پر حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے حالات بیان فرمائے اور مرحوم کی بلندیٔ درجات کیلئے دُعا کی تحریک فرمائی۔ اور بعد نماز جمعہ آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اسی روز بعد نماز جمعہ قادیان میں بھی مولانا موصوف کی نماز جنازہ غائب پڑھائی گئی۔

آپ کی اہلیہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ کی وفات ۲۲ مئی ۱۹۹۰ء کو ہوئی تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے اور پانچ بیٹیوں سے نوازا جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ☆......مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب کارڈیالوجسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ و جنرل سیکرٹری احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان۔ ☆......محترمہ شاہدہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب وائس پریزیڈنٹ نیشنل بینک آف پاکستان واپڈا ٹاؤن لاہور۔ ☆......محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سرور بٹ صاحب ٹورنٹو کینیڈا۔ ☆......محترمہ ناصرہ مبشرہ صاحبہ اہلیہ مکرم خالد اقبال صاحب اسٹیٹ لائف سوسائٹی لاہور۔ ☆......محترمہ خالدہ منور صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد عباسی صاحب جوہر ٹاؤن لاہور۔ ☆......محترمہ قانتہ بشریٰ صاحبہ جرمنی اہلیہ مکرم عبدالوھاب رازی صاحب آف کنری۔ آپ کی اولاد میں دو پوتے اور 9 نواسے اور چار نواسیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترم مولانا موصوف کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے پیار کا سلوک فرمائے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ 〈ادارہ〉

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

ووٹ اپنے لئے حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان کی آزادی کے حق میں کھلم کھلا تقاریر کرتے ہیں۔ آج یورپ کے بعض ممالک میں ان کی تعداد اس قدر بڑھ گئی ہے کہ وہاں کی حکومتوں کو ان کی جہالت کی وجہ سے ان سے توڑ پھوڑ اور نقصان کا خدشہ لگا رہتا ہے اور چونکہ یہ لوگ نشہ کے عادی ہوتے ہیں لہٰذا انجام سے بے پرواہ ہو کر تخریب کاری کرتے ہیں۔ پس آج کا نقشہ وہی نقشہ بن رہا ہے جس کے نتیجہ میں پہلی قوموں پر عذاب نازل ہوا تھا اور آج ایڈز کی یہ خوفناک وبا دراصل اس فعل بد کی سزا ہے جس کے نتیجہ میں گزشتہ سالوں میں یورپ نے اپنے کئی روشن دماغ سائنسدانوں اور دانشوروں کو کھو دیا ہے جو ایڈز کی بیماری میں مبتلا ہو کر موت کا شکار ہو چکے ہیں اور کئی ہیں جو اس بیماری میں مبتلا ہو کر اپنی زندگی کے بقیہ دن گن رہے ہیں۔

قرآن مجید نے اس فعل بد کی کیا سزا تجویز کی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے بارہ میں کیا ارشاد ہے آئندہ اشاعت میں۔ (جاری) (منیر احمد خادم)

بقیہ مضمون از صفحہ نمبر 10

آواگون رہے گا نہ سزا و جزا۔ نجات حاصل ہو جائے گی۔ (دل کی گیتا صفحہ ۱۹۵)

قرآن مجید: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اللہ کے رنگ میں رنگین ہونے اور صفات الٰہیہ کو اپنانے کیلئے فرمایا ہے کہ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰه صِبْغَةً کہ خداوند کے رنگ رنگین ہو جاؤ کیونکہ خدا تعالیٰ کا رنگ صفات حسنہ الٰہیہ ہی سب سے بہتر و اعلیٰ ہے۔

پھر فرمایا: قل ان صلٰوتی و نسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

(سورۃ الانعام ۱۶۳)

ترجمہ: (اے رسول) تو سب کو بتادے کہ میری عبادت و ریاضت اور میری قربانیاں و ایثار اور میرا جینا و میرا مرنا سب کچھ اللہ کیلئے ہی ہے۔

دین فطرت (اسلام) کی سنہری تعلیمات انبیائے اقوام عالم اور انکی قوموں کو عمل کرنے کیلئے قدرت نے عطا کی تھیں۔ لیکن ہندو قوم میں سے ایک فرد بھی ایسا نہ نکلا جو گیتا ۹:۲۷ پر عمل کر سکا ہو۔ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد کامل القویٰ کی ذاتی استعدادیں اور آپ کا ظرفِ قلب ہی ایسا تھا جو اِن صلاتی ونسکی ومماتی کو اپنانے کا متحمل نکلا۔

شریمد بھگوت گیتا:

۔ ہندو عقیدہ کے مطابق سارے ہندو لٹریچر کا خلاصہ اور نچوڑ ہے اور خود بھگوت گیتا کا خلاصہ و عطر گیتا کا اٹھارواں ادھیائے مانا جاتا ہے۔ پھر اٹھارویں کا خلاصہ مضمون اٹھارویں ادھیائے پر آخری چند شلوکوں میں بیان ہوا ہے۔ ان شلوکوں میں ایک نہایت اہم شلوک درج ذیل ہے۔ جس میں حضرت کرشن جی مہاراج نے اپنی قوم کو آخری اہم پیغام دیا ہے کہ:۔ سرودھرمان پری تیجیہ ایکم مم شرنم برج اہم توام سروپا پیھبیہموکش یشیامی ماشچا۔

(شریمد بھگوت گیتا ادھیائے نمبر ۱۸ شلوک ۶۶)

ترجمہ: سارے دھرموں مت متانتروں کو بالکل ترک کر کے صرف ایک میری (امام زمان کی) پناہ کو تو حاصل کر۔ میں تجھ کو سب گناہوں سے چھڑا دوں گا۔ لہٰذا مت فکر کر۔ (ماخوذ از موکشو بھاش بھگوت گیتا صفحہ ۶۶۸ مولفہ منشی چھٹن لال جی)

قرآن کریم میں خداوند تعالیٰ نے ظلِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو طٰہٰ فرمایا ہے اور وید مقدس میں آپؐ کو نراشنس اور بہت سے دیگر تحسین آفرین اسماء سے معزز مفخر و سنمانت کیا گیا ہے۔

(اتھروید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۲۷ منتر نمبر ۱)

شری کرشن جی مہاراج نے شریمد بھگوت گیتا ۱۸:۶۶ میں ایک لافانی، اٹل اور قائم رہنے والی صداقت کو اصولاً بیان فرمایا ہے کہ:۔

امام زماں اپنے دور میں اپنی پوری قوم کیلئے قابلِ تقلید کامل اسوہ حسنہ اور کامل نمونہ ہوتا ہے۔ وہ بیحد حمد و ثنا و ستتی کا پیکر، طٰہٰ۔ نراشنس، قوتِ مؤثرہ کا حامل اکیلا مرد نر ہوتا ہے۔ باقی سبھی لوگ بمنزلہ مادہ قوتِ متاثرہ اور جاذبہ کے حامل ہوتے ہیں۔ چاہے ان میں کتنے ہی بڑے گیانی دھیانی ہوں۔ وہ سب امام وقت کی صحبتِ مقدس میں آکر اس کی منفرد قوتِ مؤثرہ سے حسب استعدادِ ذاتی روحانی فیوض حاصل کرتے ہیں۔

چرنوں میں جو شرن ہے پاتا
وہی موکش مکتی کو پائے

التماس:

ہندو اور مسلمان دونوں قوموں سے التماس ہے کہ وہ ایک دوسرے کی مذہبی کتب کا گہرائی سے مطالعہ کریں اور دونوں قوموں میں قدر مشترک حقیقت کو اپنانے کی کوشش کریں۔ دونوں اقوام کی مقدس کتب میں وہ لافانی صداقتیں موجود ہیں۔ جو انسانی فطرتِ صحیحہ کے عین مطابق ہیں جن کو قرآن مجید نے اندر محفوظ کر لیا ہے۔ اور دونوں قوموں میں قومی۔ ملکی یکجہتی، ایک وسیع قومی بھائی چارہ۔ دیش پریم، باہمی الفت و یگانگت کا پیغام دیتی ہیں۔ آؤ وطنی بھائیو، ہم اپنے مذاہب کے بکھرے موتیوں کو ایک سلک میں منسلک کریں، ان سے مستفیض ہوں اور باہم انسانیت کے ناطے مل کر بھارت کو جنت نظر معاشرہ بنائیں۔

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستان ہمارا

☆☆☆☆☆

☆☆☆

کیا آپ نے بقایا ھدیہ بدر ادا کر دیا ھے......؟

اپنا بدر جاری رکھنے کیلئے جلد از جلد بقایا رقم دفتر ہذا کو ارسال کریں (مینیجر بدر)

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکاف عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 58 Thursday 3rd Sep. 2009 Issue No. 36

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

ہمیں وہ روزے رکھنے چاہئیں جو ہمارے اس دنیا سے رخصت ہونے تک ہمارے ہر قول وفعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنانے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ سے ملانے والے ہوں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۲۸ راگست ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت کریمہ وَاِذَا سَالَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ۔(البقرة:۱۸۷) کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں ایک بار پھر رمضان کا مہینہ عطا کیا ہے اور آج ہم رمضان کے چھٹے روزے سے گزر رہے ہیں۔ اگر انسان سوچے تو اس پر اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کی انتہا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:۷۰)

یعنی اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے۔ فرمایا ایسا کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو چھوڑ نہیں دیا بلکہ خود ہی ان کو وہ راستے بھی بتائے ہیں جو ہدایت کے راستے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ راستے انبیاء کے ذریعہ سے ہمیں بتائے اور پھر جب انسان نے اپنی استعدادوں کے لحاظ سے بلوغت کو پالیا تو اللہ تعالیٰ نے ارتقائی عمل سے گزارتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور اپنی کامل شریعت کے ذریعہ ہماری رہنمائی فرمائی۔ ان راستوں میں سے ایک راستہ رمضان ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی آیات سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزے اپنی قربت عطا کرنے کے ذریعہ کے طور پر پہلے انبیاء کے ماننے والوں پر بھی فرض فرمائے تھے۔ اور اب اسلام میں بھی فرض فرمائے ہیں لیکن ایک مکمل شکل کے ساتھ۔ فرمایا: قرآن مجید نے اگرچہ بیمار اور مسافر کیلئے روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی ہے لیکن ہلکی پھلکی بیماریوں کو روزہ چھوڑنے کا بہانہ نہیں بنالینا چاہئے

فرمایا: ان دنوں میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گناہ معاف کر کے اسے اپنے قرب سے نوازنے کے خاص سامان فراہم کرتا ہے۔ لنھدینھم سبلنا ایک اعلان عام ہے لیکن رمضان کا مہینہ ایسا مہینہ ہے جس میں قربانیوں کی وجہ سے ایک فیض خاص کا چشمہ جاری ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی روحانی ترقی کیلئے ایک خاص اہتمام فرماتا ہے اور ایک ایسا ماحول فراہم کرتا ہے جو نیکی کے راستوں کو طے کرنے میں ہمیں مدد دینے والا ہوتا ہے۔ اس تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ: اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة وغلّقت ابواب النار وصفدت الشیاطین۔ یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

فرمایا: پس دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کس طرح اس حالت کا نقشہ کھینچ دیا کہ رمضان میں اس طرح صورت حال ہوتی ہے۔ پس کیا یہ ہماری خوش قسمتی نہیں کہ اللہ نے ہمیں ایک اور رمضان سے فیض حاصل کرنے کا موقع دیا۔ اللہ تعالیٰ نے عام حالات میں تو نیکی کا کئی گنا ثواب دیا ہے لیکن ان دنوں میں تو لگتا ہے کہ اللہ کے فضلوں کی کوئی حدود نہیں ہوتیں، بے شمار فضل نازل فرمارہا ہوتا ہے اور عام حالات میں تو شیطان ہر راستے پر بندوں کو ورغلانے کیلئے بیٹھا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ نیکیاں بجالانے والے بھی اسکے جال میں آجاتے ہیں۔ لیکن یہاں فرمایا کہ صفدت الشیٰطین کہ شیطان نے جو چیلے بٹھائے ہیں ان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ پس موقعہ ہے کہ رمضان کے ماحول سے فائدہ اٹھا کر نیکیاں بجالاتے ہوئے جنت کے سب دروازوں سے داخل ہونے کی کوشش کرو۔ اور پھر ان معیاروں کو ہم نے اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ رمضان میں آپ صدقہ وخیرات کیلئے تیز آندھی کی طرح ہو جاتے تھے۔ پس ان دنوں قرآن کریم کی تلاوت کر کے اس کے احکامات پر عمل کرنے کی ایک خاص کوشش کرنی چاہئے اور پھر اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہئے۔ پس ہم خوش قسمت ہوں گے کہ اگر ہم رمضان کے ان دنوں میں رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوں اور ہمارا شمار ان لوگوں میں ہو جائے جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو وہ نہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور وشر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

فرمایا: پس ہمیں وہ روزے رکھنے چاہئیں جو ہمارے اس دنیا سے رخصت ہونے تک ہمارے ہر قول وفعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنانے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ سے ملانے والے ہوں۔ وہ روزہ دار جو روزے کے تمام لوازمات پورے نہیں کرتا وہ حدیث کے ان الفاظ کا مصداق نہیں ہوسکتا کہ روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی بلکہ ایسے روزہ داروں کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انذار ہے آپؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پس برائیوں سے بچنے والے کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی عطا ہوتی ہے اور اس حدیث میں بتایا کہ برائیوں سے نہ بچنے والے کا روزہ روزہ نہیں ہوتا۔ پس حقیقی مومن کو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضلوں کو مانگنے اور اس خاص ماحول میں کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ فرمایا اس زمانہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو روزے رکھ کر دوسروں کو قتل کرنا موجب ثواب سمجھتے ہیں۔ احمدیوں کو گالیاں نکالنا موجب ثواب سمجھتے ہیں تو کیا یہ سب لوگ اور نیکیاں کرنے والے برابر ہوگئے ہیں۔ پس یہ معاملہ مشروط ہے بعض نسبتوں اور اعمال کے ساتھ۔ پس اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ان خاص سہولتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے حضور جھکنے کی ضرورت ہے۔ وہ پیغام جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں محفوظ فرمادیا ہے جس میں اس نے بندوں کو اپنے قرب کی خوشخبری دی ہے اس قرب کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بندے میرے متعلق سوال کرتے ہیں یعنی میرا قرب چاہتے ہیں ان کی کوئی دنیوی خواہشات نہیں ہوتیں ان کی تڑپ یہ ہوتی ہے کہ ہمیں بتاؤ کہ ہمارا اللہ کہاں ہے، ہم اس خدا کی تلاش میں بے چین ہیں۔ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کے لئے پھر اپنی قربت کے نظارے دکھاتا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی جائے اور آپؐ کے بتائے ہوئے راستوں پر چلا جائے۔ پس اگر اللہ سے سوال وجواب کا سلسلہ شروع کرنا ہے تو پہلے اللہ کو تلاش کرو اور اس کیلئے ضروری ہے کہ پہلے سنت رسولؐ اور عشق رسول کے ذریعہ قرآن مجید کی حکومت کو اپنے سروں پر قبول کرو۔ تب ہی ہم فلیستجیبوالی ولْیؤمنوابی پر عمل کرسکیں گے اور یہ عمل تب ہوگا جب قرآن مجید کے تمام احکامات پر چلنے کی کوشش ہورہی ہوگی۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی کوشش ہورہی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو لوگ ان دونوں باتوں کے جامع ہیں یعنی حقوق اللہ و حقوق العباد کے، ان کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ ان کو

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں